موضوع

رفع یدین

غیر مقلد مناظر

پروفیسر طالب الرحمٰن

مناظر اہلسنت والجماعت

حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی

النعمان سوشل میڈیا سروسز

دفاع احناف لائبریری





بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مناظر اہل سنت والجماعت

حضرت مولانا **محمد امین صفدر اوکاڑوی** رحمۃ اللہ علیہ

غیر مقلد مناظر

مولوی **طالب الرحمٰن**

موضوع مناظرہ

رفع یدین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم اما بعد.

زیر بحث مسئلہ کو عام فہم کرنے کے لئے چند تمہیدی باتیں۔

تکبیر تحریمہ کے وقت رفعیدین۔

(۱) اس بات پر پوری امت کا اتفاق ہے کہ نماز کی پہلی تکبیر کے ساتھ آنحضرت ﷺ دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے۔ یہ احادیث متواترہ قدر مشترک سے ثابت ہے اور کسی ضعیف ترین حدیث میں بھی یہ ذکر نہیں کہ آپ ﷺ نے کبھی یہ رفع یدین چھوڑی ہو۔ اس لئے پوری امت کا اجماع ہے کہ یہ رفع یدین سنت ہے۔ امت میں ایک بھی مجتہد اس کو چھوڑنے کا قائل نہیں۔

(۲) پہلی تکبیر کے بعد نماز میں رفع یدین کرنے کے بارے میں اختلاف ہے۔ کرنے کی احادیث بھی ملتی ہیں اور بعد میں چھوڑنے کی بھی۔ مثلاً بعض احادیث میں ہے کہ آنحضرت ﷺ ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرتے تھے۔ یہ حدیث حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مسند احمد ص ۳۱۰ ج ۳، حضرت عمیر بن حبیب رضی اللہ عنہ سے ابن ماجہ ص ۶۳، اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ابن ماجہ ص ۶۲، ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مشکل الآثار طحاوی میں، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دار قطنی میں روایت ہے۔

یہ ان پانچ صحابہ کی احادیث ایک دوسرے کی تقویت کا باعث ہیں۔ گویا رفع یدین چار

رکعت میں ۲۶ مرتبہ ہے

رفعیدین سجود میں۔

(۳) سجدوں کے وقت رفع یدین کرنے کی احادیث بھی کتب حدیث میں موجود ہیں۔

(۱) حضرت مالک بن الحویرثؓ نسائی ص ۱۶۵ ج ۱، مسند احمد ص ۴۳۶، ۴۳۷ ج ۳، ابوعوانہ ص ۹۵ ج ۲، فتاویٰ علمائے حدیث ص ۳۰۵، ۳۰۶ ج ۴

(۲) حضرت وائل بن حجرؓ (ابوداؤد ص ۳۷ ج ۱، دارقطنی ص ۲۹۱ ج ۱)

(۳) حضرت انس بن مالکؓ (مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۳۵ ج ۱، مسند ابی یعلیٰ ص ۸۸ ج ۲، دارقطنی ص ۲۹۰ ج ۱، ابوعوانہ ص ۹۵ ج ۲، المحلی ابن حزم ص ۲۹۶ ج ۲۔

(۴) حضرت ابوہریرہؓ (ابن ماجہ ص ۶۲)

(۵) حضرت عبداللہ بن عمرؓ (اوسط طبرانی ص ۳۹ ج ۱)

(۶) حضرت عبداللہ بن زبیرؓ (ابوداؤد ص ۵۷ ج ۱، مسند احمد ص ۲۵۵، ۲۸۹ ج ۱)

(۷) حضرت عبداللہ بن عباسؓ (ابوداؤد ص ۵۷ ج ۱، نسائی ص ۱۳۵ ج ۱)

ان سات احادیث کے مقابلہ میں ایک حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت پیش کی جاتی ہے کہ آپ سجدوں کے درمیان رفع یدین نہیں کرتے تھے یعنی چھوڑ دی تھی۔

آپ نے دیکھ لیا سجدہ کی رفع یدین کے بارہ احادیث رفع یدین کرنے کی زیادہ ہیں اور چھوڑنے کی کم۔ مشہور غیر مقلد عالم مولانا عبدالتواب ملتانی فرماتے ہیں

''سجدوں کی رفع یدین کرنے کے بارے میں تعارض ہے بعض میں کرنے کا ذکر ہے اور بعض میں چھوڑنے کا اور اصل نہ کرنا ہے اس کو غالب علماء نے اختیار کیا ہے'' (حاشیہ ابن ابی شیبہ ص ۱۸۴ ج ۱ مطبوعہ ملتان)

کیا اس انصاف کی رکوع کے بارہ میں بھی توقع کی جاسکتی ہے۔

دوسری اور چوتھی رکعت کے ابتداء میں رفع یدین۔

(۴) دوسری اور چوتھی رکعت کے شروع میں رفع یدین ان پانچ احادیث سے بھی ثابت ... ان کا حوالہ نمبر۲ میں گزرا، اور حضرت علی سے بھی اذا قام میں السجدتین سے کیونکہ دو ... کے بعد آدمی یا دوسری رکعت میں کھڑا ہوتا ہے یا چوتھی رکعت میں۔ ان چھ احادیث کے ... مخالف غیر مقلدین ایک بھی صریح حدیث پیش نہیں کر سکتے کہ دوسری اور چوتھی رکعت کے شروع میں رفع یدین منع ہے۔

رکوع کے وقت رفع یدین۔

(۵) غیر مقلدین کے بانی مبانی میاں نذیر حسین دہلوی لکھتے ہیں "علمائے حقانی پر پوشیدہ نہ رہے کہ رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین کرنے میں لڑنا جھگڑنا تعصب اور جہالت سے خالی نہیں کیونکہ مختلف اوقات میں رفع یدین کرنا اور نہ کرنا دونوں ثابت ہیں۔ اور دونوں طرح کے دلائل موجود ہیں (فتاویٰ علمائے حدیث ص۱۶۱ ج۳)

تارک رفع یدین کا لائق ملامت اور عتاب نہیں اگرچہ عمر بھر نہ کرے۔ (ایضاً ص۱۵۱ ج۳)

اور رفع یدین نہ کرنے سے نماز میں کوئی خلل نہیں آتا (ایضاً ص۱۵۴ ج۳)

ان تمہیدی گذارشات کے بعد اب مناظرہ کی روئداد مختصر پڑھ لیں۔

انعقاد مناظرہ کا سبب

کوٹلی نجابت میں صرف دو تین غیر مقلدین ہیں باقی سارا شہر اور پورا علاقہ اہل سنت والجماعت کی آبادی ہے۔ رانا واجد علی غیر مقلد نے ہر مسجد اور گلی بازار میں صاف الفاظ میں یوں بکنا شروع کر دیا کہ ابوحنیفہؒ سے بڑا کافر کوئی نہیں ہوا۔ اور سنی جو نماز بغیر رفع یدین کے پڑھتے ہیں یہ نبی پاک ﷺ والی نماز نہیں مرتدوں والی نماز ہے۔ اور اس پر مناظرہ کے لئے چیلنج بازی شروع کر دی۔ اور فضا کو اتنا مکدر کر دیا کہ اچھے اچھے سنجیدہ لوگ بھی ضرورت محسوس کرنے لگے کہ اپنی نماز کے بارہ میں اطمینان حاصل کرنا چاہیے۔

چنانچہ رئیس المناظرین وکیل احناف حضرت اقدس مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ لیاقت پور آئے ہوئے تھے، ان کو دعوت دی گئی، انہوں نے جمعہ میں تقریر فرمائی بہت اجتماع تھا جس میں اہل سنت کی حقانیت اور غیر مقلدین کی فتنہ پردازی کی خوب وضاحت کی۔

جمعہ کی تقریر کے آخر میں آپ نے اعلان فرمایا کہ نماز جمعہ کے بعد جن احباب کو مسلک اہل سنت والجماعت کے بارے میں شبہات ہوں وہ سوال کریں ان کو ان شاءاللہ تسلی بخش جواب دیئے جائیں گے۔ جمعہ کی نماز کے بعد احباب بیٹھ گئے، رانا واجد علی بھی تقریر میں شامل تھا۔ اس نے پھر کہا حنفیوں کی نماز نبی والی نہیں۔

مولانا محمد امین صفدر صاحب نے فرمایا کہ جس طرح قرآن پاک کے بارہ میں ہمیں یقین ہے کہ یہ وہی ہے جو ہمارے نبی پاک ﷺ پر نازل ہوا کیونکہ یہ تلاوتاً ہر جگہ متواتر ہے۔ نبی پاک ﷺ والی نماز قرآن سے بھی زیادہ متواتر ہے۔ کیونکہ پورا قرآن روزانہ ہر گھر میں نہیں پڑھا جاتا۔ لیکن نماز پوری روزانہ پانچ مرتبہ ہر مسجد، ہر مسلمان کے گھر، بلکہ ہر مسلمان کے کھیت میں بھی پڑھی جاتی تھی۔

رانا واجد علی نے کہا کہ سند سے حدیث کی کتابوں سے ایک ایک بات دکھانا ہوگی۔

... نے فرمایا اگر متواترات بھی سند کے محتاج ہیں تو آپ قرآن پاک کی ایک ایک آیت کو

... کتابوں سے سند متواتر سے دکھادیں پھر ہم بھی دکھائیں گے۔

لیکن رانا واجد علی تو ایک مغالطہ باز آدمی تھا وہ ہر آیت کی متواتر سند تو کجا ہر آیت کی سند

... طریق سے بھی نہیں دکھا سکتا تھا۔ ہاں حدیث، حدیث کا شور مچا رہا تھا۔

مولانا نے پھر فرمایا رانا صاحب آپ مقتدی بن کر تکبیر تحریمہ آہستہ کہتے ہیں یا بلند آواز

... اس نے کہا آہستہ آواز سے، اور سب آہستہ آواز سے ہی کہتے ہیں۔ مولانا نے فرمایا اس کا

... لہذا واقعۃ پوری امت میں عملاً متواتر ہے، مگر اس کا ثبوت کسی حدیث میں نہیں ہے۔ اگر

... صرف یہی دو حدیثیں دکھادیں تو میں فی حدیث دس ہزار روپے آپ کو انعام دوں گا۔

اور آپ پوری امت کے عمل کے خلاف جو صرف ایک، دائیں ہاتھ سے مصافحہ کرتے

... اس کی کوئی صریح حدیث جس میں یمین (دائیں ہاتھ) کا لفظ ہو دکھادیں۔ مثلاً جیسے آپ نے

... کل بیمینک دائیں ہاتھ سے کھانا کھاؤ۔ اسی طرح صاف طور پر فرمایا ہو کہ دائیں ہاتھ

... مصافحہ کرو۔ تو میں آپ کو بیس ہزار روپیہ انعام دوں گا۔

اب سب حاضرین نے جواب دیا رانا صاحب آپ کی ادھر ادھر کی باتیں ہم نے بہت

... ہیں، اب صرف آپ یہ تین حدیثیں سنادیں۔ تو رانا صاحب اٹھے اور بھاگ گئے۔ حاضرین

... ان تھے کہ اتنا شرمناک اور ذلت آمیز فرار تو ہم نے زندگی بھر نہیں دیکھا تھا۔

اس کے بعد حاضرین کا تو یہی تقاضا تھا کہ جب اس فرقہ کو تکبیر تحریمہ کے مسائل کی

... حدیث نہیں آتی تو اب مناظرہ کا کیا فائدہ، لیکن بعض نوجوانوں کو شوق تھا کہ شاید ان کے پلے کچھ

...

آخر ان کے مناظر طالب الرحمٰن نے بھی پوری نماز ثابت کرنے سے انکار کر دیا، بلکہ جو

... حدیثیں رانا صاحب سے پوچھی گئیں تھیں وہ طالب صاحب بھی نہ دکھا سکے۔ اس طرح ان

کے دعویٰ اہل حدیث ہونے کا بھانڈا چورا ہے میں پھوٹ گیا۔

طالب الرحمٰن اپنے مکمل رفع یدین پر تو دنیا پور کے مناظرہ میں بھی کوئی حدیث نہیں
کر سکا تھا۔ نہ ہی آنحضرت ﷺ سے مواضع ثلاثہ رکوع جاتے، رکوع سے سر اٹھاتے، اور تیسری
رکعت کے شروع میں آپ ﷺ کا کوئی حکم یا آپ کا ہمیشہ کرنا ثابت کر سکا تھا، اور نہ ہی
اربعہ دوسری اور چوتھی رکعت کے شروع اور سجدوں کے اول، آخر میں رفع یدین کے منع ہونے کی
کوئی حدیث دکھا سکا تھا۔ نہ ہی یہ ثابت کر سکا تھا کہ آنحضرت ﷺ یا کسی خلیفہ راشد یا کسی
مبشرہ یا کسی اور اکابر صحابہ نے یہ فرمایا ہو کہ جو اس طرح رفع یدین نہ کرے اس کی نماز نہیں ہوتی
آج کہاں سے ثبوت لے آتا۔ چنانچہ اب آپ کے سامنے مناظرہ من وعن پیش کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

..لانا محمد امین صفدر صاحب۔

الحمد للہ و کفیٰ والصلوۃ والسلام علی عبادہ الذین

اصطفیٰ. امابعد.

...ب حضرات کو پتا چل چکا ہے کہ اس علاقے میں مولوی واجد علی جو اپنے آپ کو اہل
... لیتے ہیں انہوں نے یہ باتیں کہیں کہ امام اعظم ابوحنیفہؒ سے بڑھ کر کوئی کافر نہیں اور حنفی جو
... ھتے ہیں وہ کوفیوں کی نماز ہے اور یہ جو نماز رفع یدین کے بغیر پڑھتے ہیں یہ نہیں ہوتی، اور
... وں اور مرتدوں کی نماز ہے۔

اب اسکے بعد وہ اس بات پر تیار ہو رہے ہیں کہ میں اس بارے میں اس علاقے کے
...وں سے تحریری معافی مانگتا ہوں، اس کے بعد رہی یہ بات کہ ہم کیا کہتے ہیں۔

ہمیں جیسے مولوی واجد علی صاحب سے شکایت ہے ویسے ہی ان حضرات سے بھی شکایت
... انٰی ہر مسجد میں جھوٹے اشتہار لگے ہیں، جو یہ لوگوں کو دکھاتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ رسول

اقدس ﷺ نے پہلی رکعت اور تیسری رکعت کے شروع میں ہمیشہ رفع یدین کی اور ا با
ترک نہیں کی ، دوسری اور چوتھی رکعت کے شروع میں کبھی بھی رفعیدین نہیں کی ، رکوع ما
رکوع سے سر اٹھاتے وقت نبی اقدس ﷺ ہمیشہ رفع یدین کرتے تھے اور سجدوں میں ما
سجدوں سے سر اٹھاتے وقت نبی اکرم ﷺ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

اب ان کا بار بار یہ کہنا کہ حضرت ﷺ ہمیشہ رفع یدین کرتے تھے۔ لیکن ا
طالب الرحمن ہمیشہ کا لفظ کبھی بھی زبان پر لانے کے لئے تیار نہیں۔ کیوں بات ا یے
بخاری شریف میں آتا ہے کہ۔ کان یصلی وھو حامل امامہ بنت العاص
اقدس ﷺ اپنی نواسی امامہ بنت العاص کو اٹھا کر نماز پڑھا کرتے تھے۔ لیکن اس کو کوئی
کہتا اس کو کوئی مستحب بھی نہیں کہتا، نہ نماز کی سنتوں میں شمار کرتے ہیں اور نہ کبھی یہ کہتے
اس طرح نماز نہیں پڑھتا اسکی نماز کافروں، مرتدوں والی ہے، نہ یہ کہتے ہیں کہ جو بچی کو اٹھا
نہیں پڑھتا اس کی نماز خلاف سنت ہے، نہ یہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ نبی اقدس ﷺ کی طرح
کو نہ اٹھایا جائے تو نماز باطل اور بے کار ہے۔

ہمارے نزدیک حدیث کی کتابوں میں جتنا بچی کو اٹھا کر نماز پڑھنے کا ذکر ہے اس
زیادہ رفع یدین کا اس میں کوئی ذکر نہیں، اس لئے اگر یہ اس کا اتنا ہی مطلب بیان کرتے
حدیث کا مطلب ہے، کہ رسول اقدس ﷺ نواسی کو اٹھا کر نماز پڑھا کرتے تھے اور اس کے بعد
نہ کہتے کہ بچی کو اٹھا کر نماز پڑھنا سنت ہے یا اس کے خلاف نماز پڑھنے والا خلاف سنت ہے۔
نماز کافروں مرتدوں کی نماز ہے۔

اب جو اتنی بات کہے گا وہ حدیث کی ہے اور لیکن اگر اسی بات کو یوں بیان کرے گا
رسول اقدس ﷺ ہمیشہ آخری نماز تک نواسی کو ہر نماز میں اٹھا کر نماز پڑھا کرتے تھے۔ اور جو
کو نہیں اٹھاتا اسکی نماز خلاف سنت ہے یہ جھوٹ ہوگا۔ یہی جھوٹ یہ لوگ روزانہ رفع یدین
مسئلے پر اللہ کے نبی پاک پر بولتے ہیں، پھر یہ کہتے ہیں کہ تمام عشرہ مبشرہ نے، دس صحابہ نے

... سے یہ روایت نقل کی ہے۔

... یہ عشرہ مبشرہ پر بھی جھوٹ بولتے ہیں پھر یہ کہتے ہیں کہ تمام صحابہ اس طریقہ سے نماز ... تے تھے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ انکی یہ ساری باتیں جھوٹی ہیں۔

آ ن کے مناظرہ میں یہ اپنے جھوٹ یہاں نہیں آنے دیں گے، کیونکہ جب مناظرہ ختم ... کہ ہم اپنے ہاں چلے جائیں گے انکے یہی مولوی پھر لوگوں کو یہی کہنا شروع کر دیں گے کہ ... سے رفع یدین ثابت ہے، رسول اقدس ﷺ نے ایک نماز بھی بغیر رفع یدین کے نہیں

...

... یہ ایسا ہی جھوٹ ہے جیسے کوئی یہ کہے کہ رسول اقدس ﷺ نے ایک نماز بھی نواسی کو ... بغیر نہیں پڑھی۔ یہ کہنا کہ رفع یدین کے بغیر نماز نہیں ہوتی، اللہ کے نبی ﷺ پر ایسا جھوٹ ... شخص یہ کہے کہ جو نواسی کو اٹھا کر نماز نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔

یہاں کان یصلی و ھو حامل امامة بنت العاص میں بھی ماضی استمراری کا صیغہ ... اور کان یرفع بھی ماضی استمراری کا صیغہ ہے۔ اگر طالب الرحمن صاحب جو دنیاپور میں اتنا ... جھوٹ بول کر گئے تھے اور جھوٹے کو مناظرہ کرنے کا قطعاً کوئی حق نہیں ہوتا، کہ اس نے کہا تھا ... بن اسحق الخزاعی کی توثیق تاریخ بغداد میں موجود ہے، آج پہلے یہ اپنا سچا ہونا ثابت ... یں گے یا پھر لکھ کر دیں گے کہ میں نے دنیاپور میں جھوٹ بولا تھا، اور میں اس جھوٹ سے معافی ... ہوں۔ اس کے بعد پھر ہم انشاء اللہ اس سے مناظرہ کریں گے۔

تو ان کے ذمے یہ ہوگا کہ یہ حدیث پاک سے دکھائیں گے کہ نبی اقدس ﷺ نے فرمایا ... ہمیشہ رفع یدین کرنا اور جو بغیر رفع یدین کے نماز پڑھتا ہے وہ غلط ہے باطل ہے۔ وہ نماز نہیں ... تی۔

اگر صرف اتنا بیان کریں گے جتنا بچی کو اٹھا کر نماز پڑھنے کا ذکر ہے، تو اس کو بیان ... ان کو ضرورت نہیں، جسطرح کھڑے ہو کر پیشاب کرنا بخاری کی حدیث سے ثابت ہے

پڑھتے ہوئے رسول پاک ﷺ کا دروازہ کھول دینا ثابت ہے، اور ماضی استمراری ہے۔ اتنی بات سے جھگڑا نہیں ہوتا۔ جھگڑا تب ہوتا ہے جب کوئی یہ کہے کہ حضرت نماز تک ہر نماز میں دروازہ کھولتے رہے، ہمیشہ تو اسی کو اٹھا کر نماز پڑھتے رہے، جو نماز میں نہیں کھولتا اس کی نماز باطل ہے، بے کار ہے، کافروں مرتدوں والی ہے، کوفے کی مدینے والی نہیں ہے۔ یہ ثبوت اصل میں ہم ان سے لیں گے۔

یہ دین کا معاملہ ہے دین کے معاملے میں یہ بہت جھوٹ بولتے ہیں، اب اگر علی کو جھوٹا کہہ رہے ہیں کہ اس نے جو بات کہی ہے وہ جھوٹوں والی بات ہے، الحدیثوں والی نہیں۔

(حضرت اوکاڑوی نے جب یہ بات فرمائی اس پر غیر مقلدین نے شور مچانا شروع اس پر حضرت نے اپنی تحریر سنائی)۔

''طالب الرحمٰن نے تاریخ بغداد جلد ۱۳ کا نام لے کر یہ جھوٹ بولا ہے کہ اس میں جزء رفع یدین کے راوی محمود بن اسحٰق کو محدثین نے ثقہ کہا ہے، اور ضد کی ہے اگر میں اس جلد سے یہ نہ دکھا سکوں تو میری شکست ہے میں (حضرت اوکاڑوی) نے اس جھوٹے کو اس کے گھر تک پہنچانے کے لئے لکھ دیا ہے اس لئے یہ وہ حوالہ دکھائے''۔

محمد امین صفدر

(حضرت نے جب یہ تحریر پڑھی تو طالب الرحمٰن نے اس بات سے صاف انکار کر دیا کہ میں نے دنیا پور کے مناظرے میں یہ بات نہیں کہی کہ محمد بن اسحٰق کو تاریخ بغداد میں محدثین نے ثقہ کہا ہے، اگر یہ بات ثابت ہو جائے تو میں پچاس ہزار روپے انعام دوں گا، اس پر حضرت نے فرمایا یہ پچاس ہزار روپے ابھی نکال کر رکھے تاکہ بعد میں مکر نہ جائے۔ لیکن طالب الرحمٰن زہر کا پیالہ تو پی سکتا تھا لیکن پچاس ہزار نہیں نکال سکتا تھا اسلئے کہ اس کو معلوم تھا کہ اگر پیسے ایک مرتبہ ہاتھ سے نکل گئے تو پھر کبھی ہاتھ

نہیں آئیں گے، اور میں خسر الآخرہ تو پہلے ہی مناظرہ میں جھوٹ بول کر ہو چکا ہوں اور اب خسر الدنیا بھی ہو جاؤں گا)۔

طالب الرحمن۔

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم امابعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم. اتبعوا ما انزل الیکم میں ربکم ولا تتبعوامن دونہ اولیاء.

ہم یہ بات کہتے ہیں کہ ہم پیروی کرتے ہیں محمد ﷺ کی، جو چیز ہم اللہ کے رسول ﷺ سے دیکھتے ہیں ہم اس پر عمل کرتے ہی۔ اللہ کے رسول رفع یدین سے نماز پڑھتے تھے، یہ حدیث بخاری شریف میں موجود ہے۔

حدثنا عبداللہ عن مسلمۃ عن مالک عن ابن شھاب عن سالم بن عبداللہ عن ابیہ عن النبی ﷺ کان یرفع یدیہ حذومنکبیہ اذا افتح الصلوۃ و اذا کبر للرکوع فاذا رفع رأسہ من الرکوع رفعھما کذالک ایضاً و قال سمع اللہ لمن حمد ربنا ولک الحمد وکان لا یفعل ذالک فی السجود.

کہ اللہ کے نبی ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے اور جب رکوع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے اور جب رکوع سے اٹھتے تو اسی طرح اپنے ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے اور **سمع اللہ لمن حمد** کہتے اور سجدوں میں یہ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

یہ رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے، ہم اس سنت پر عمل کرتے ہیں۔ اس کتاب میں حدیث

موجود ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں صلوا کما رأیتمونی اصلی کہ نماز تم اس طرح سے پڑھو جس طرح تم نے مجھے پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

اب چونکہ ہمیں بخاری سے رفع یدین کی حدیث مل گئی جو صحیح حدیث ہے۔ نہ کرنے کی کر آپ نے چھوڑ دی تھی ترک کر دی تھی، ہمیں کوئی حدیث نہیں ملی۔ اب اگر مولوی صاحب ہمیں کوئی حدیث دکھا دیں جو صحیح ہو اور ہماری روایت جو بخاری میں موجود ہے اس پر جرح کریں۔ اگر یہ حدیث پیش کر دیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے بعد میں چھوڑ دی تھی۔ بعد کا لفظ ہو، آخری عمل کے بارے میں ہو، صحابہ یہ بتلا رہے ہوں کہ یہ آخری عمل ہے، یا حدیث میں واضح ہو گیا ہو کہ یہ بعد کا عمل ہے، کہ اللہ کے رسول ﷺ نے رکوع جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین چھوڑ دی تھی، تو ہم بھی چھوڑ دیں گے۔ اور ہمارا کوئی جھگڑا ہی نہیں۔

باقی جو اعتراض انہوں نے کیا ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نواسی کو اٹھا کر نماز پڑھتے تھے۔ ہم کہتے ہیں کہ اللہ کے نبی سے یہ ثابت ہے اگر کوئی اٹھا کر پڑھے تو یہ سنت ہے۔

اللہ کے نبی نے ایک مرتبہ نماز میں نواسی کو اٹھایا اور نماز پڑھی ہم کہتے ہیں ٹھیک ہے۔ ایک صحابی اگر بیان کرتا ہے تو کوئی شخص بھی اگر بچی کو اٹھا کر نماز پڑھے تو کوئی حرج نہیں، ہم اس کو سنت سمجھتے ہیں۔

لیکن کیا آپ نے رفع یدین ترک کر کے بھی کبھی نماز پڑھی ہے، جیسے نواسی کی حدیث دکھا دی ہے اسی طرح ترک رفع یدین کی بھی کوئی حدیث دکھا دیں۔

ہم پر تو اعتراض کر دیا کہ حدیث میں آیا ہے کہ اللہ کے رسول نے نواسی کو اٹھا کر نماز پڑھی ہے، ان کے ہاں اور مسئلے چلتے ہیں، کہ اگر کوئی آدمی کتے کو اٹھا کر نماز پڑھ لے تو اس کی نماز ہو جاتی ہے۔ (۱)

(۱)۔ طالب الرحمٰن نے جو یہ اعتراض کیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ طالب الرحمٰن میں فقہ سمجھنے کی صلاحیت ہی نہیں۔ اس لئے کہ فقہ میں جو یہ ہے کہ اگر کتے کو اٹھا کر نماز

اصل مسئلہ جو یہاں ہے وہ یہ ہے کہ یا تو ہمیں ترک رفع یدین کی کوئی حدیث دکھادیں ا. اللہ کے رسول ﷺ نے چھوڑ دی ہو ہم بھی چھوڑ دیں گے۔ اور اگر اللہ کے رسول ﷺ سے ا رفع یدین کی یہ حدیث ثابت نہیں ہوتی، ہو بھی سہی تو وہ ضعیف روایات نہ ہوں، محدثین اا تے ہیں کہ یہ روایات صحیح ہیں یا ضعیف۔ جیسے میں نے پڑھا ہے مالک ابن شہاب، سالم اس عبداللہ ابن عمر. اب ان آدمیوں پر بھی گفتگو ہوتی ہے کبھی ان آدمیوں میں گڑبڑ ہو جاتی ہے۔ (۱)

پڑھ لی تو نماز ہو جاتی ہے، اس کا یہ مطلب نہیں کہ کتا اٹھا کر نماز پڑھی جائے۔ بلکہ یہ مسئلہ پیش آ سکتا تھا، جب پیش آ گیا تو اب اس کا حکم کیا ہے، تو فقہا نے بتادیا کہ جائز ہے۔ اب اس کا مطلب یہ قطعاً نہیں تھا کہ کتا اٹھا کر نماز پڑھی جائے، جو طالب الرحمٰن نے اپنی کم فہمی یا کج فہمی کے باعث سمجھا۔

یہ ایک علیحدہ بات ہے کہ اعتراض کرتے وقت طالب الرحمٰن کو یہ بات یاد نہ رہی کہ ان کی کتاب نزل الابرار میں بھی یہی لکھا ہے۔ سچ ہے دروغ گورا حافظہ نہ باشد۔ کیونکہ طالب الرحمٰن کو جھوٹ بولنے کی عادت ہے، جیسا کہ دنیاپور میں ہزاروں انسانوں کے سامنے جھوٹ بولا کہ محمود بن اسحٰق الخزاعی کی توثیق تاریخ بغداد میں ہے۔ لیکن آج تک ثابت نہ کر سکا اور نہ قیامت تک کر سکتا ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ انکی کتاب میں بھی لکھا ہے **لاتفسد صلوة حاملہ** کتے کو اٹھانے والے کی نماز فاسد نہیں ہوتی۔ (نزل الابرار ص۳۰)

(۱)۔ طالب الرحمٰن ویسے تو دن رات تقلید کی مخالفت کرتے ہیں لیکن یہاں ایک حدیث کی صحت یا ضعف بیان کرنے کے لئے محدثین کی تقلید کر رہے ہیں، اور مشرک بن رہے ہیں اور خود کہہ رہے ہیں کہ حدیث کا صحیح اور ضعیف ہونا محدثین بتاتے ہیں۔ طالب الرحمٰن اور غیر مقلدین کو ہر وقت تقلید کا پٹا (بقول ان کے) گلے میں ڈالے رہنا پڑتا ہے۔ کبھی ابن حجر کی تقلید کا، کبھی خطیب بغدادی کی تقلید کا، اور کبھی امام

یہ متفق بات ہے کہ محدثین حدیث پر جو حکم لگا دیں گے اس حدیث پر وہی حکم لگایا جا گا۔ اس لئے ہمارا دعوی واضح طور پر یہ ہے کہ ہم اللہ کے رسول ﷺ سے یہ سنتے ہیں صحابی یہ حدیث بیان کرتا ہے، بخاری میں حدیث موجود ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ رکوع کو جاتے ہوئے رفع یدین کرتے تھے، ہم بھی کرتے ہیں، آپ رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کرتے تھے، ہم بھی کرتے ہیں۔

اگر یہ ثابت ہو جائے کہ بعد میں چھوڑ دی، جھگڑا تو یہی ہے۔ کیونکہ یہ تو یہ بھی مانتے ہیں کہ کی۔ جھگڑا یہ ہے کہ کہتے ہیں کہ بعد میں چھوڑ دی۔ چھوڑنے کی ایک حدیث دکھا دیں جو صحیح ہو۔ ہم نے کسی کی تقلید نہیں کرنی۔ ہم نے تقلید کرنی ہے محمد رسول اللہ کی۔ جیسے اللہ کے رسول ﷺ پہلے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے بعد میں قرآن نے کہہ دیا کہ بیت اللہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھو۔

آپ ﷺ نے کہا کہ میں نے تمہیں قبروں کی زیارت کرنے سے منع کر دیا تھا لیکن اب میں تمہیں اجازت دیتا ہوں۔ فـــزوروهـــا قبروں کی زیارت کرو۔ پہلے گدھے کا گوشت کھایا کرتے تھے، حدیث میں آگیا ہے میں نے تم پر حرام کر دیا ہے گدھے کا گوشت آئندہ نہ کھاؤ، ہم نہ گدھے کا گوشت کھاتے ہیں، نہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔

بخاری کی تقلید کا۔ اور اگر کوئی نہ ملے تو اپنے آئمہ مساجد کی تقلید سے تو انکی جان نہیں چھوٹتی۔

انکی صحت وضعف حدیث میں محدثین کی تقلید کرنا اس بارے میں یہی کہا جا سکتا ہے۔

آنچہ شیراں را کند روباہ مزاج
احتیاج است و احتیاج است و احتیاج

ہر وہ کام جو اللہ کے رسول ﷺ سے ثابت ہے پھر آپ نے منع کر دیا، ہم رک گئے اس طریقے سے اگر رفع یدین نہ کرنے کی حدیث موجود ہے جو بعد کی ہو ہمیں یہ بتلا دیں۔ ہم ابھی چھوڑنے کے لئے تیار ہیں۔ یہ ہمارا عقیدہ ہے اور اس عقیدے کو ہم بالکل واضح کر دیتے ہیں۔

باقی یہ بھی جو دعویٰ کریں کوئی دعویٰ بھی کریں، انکی کتاب مسلم الثبوت میرے پاس موجود ہے اس میں واضح طور پر لکھا ہوا ہے کہ مقلد کے لئے اس کے امام کا جو قول ہے وہی حجت ہوتا ہے۔ وہ لے کر آئے کہ امام نے واقعی کہا ہے کہ یہ منسوخ ہے، ترک کر دی ہے رسول اللہ ﷺ نے، کیا ان کے امام نے کہا ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ترک کر دی تھی۔ یا یہ کہ دیں کہ ہماری کتاب کا اصول غلط ہے، ہم وہ کتاب دوبارہ پیش نہیں کریں گے، اور اگر یہ مانتے ہیں کہ ہماری کتاب صحیح ہے، اصول صحیح ہے، تو اس اصول کو صحیح ثابت بھی کریں۔

اور ساتھ ساتھ ایک حدیث رفع یدین نہ کرنے کی صحیح کہ رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت اللہ کے رسول ﷺ نے رفع یدین بعد میں ترک کر دیا، جیسے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کی احادیث ہیں لیکن پھر منع کر دیا گیا۔ اس طریقے سے یہ بھی دکھا دیں کہ پہلے رفع یدین تھی بعد میں چھوڑ دی۔ اللہ کے رسول ﷺ نے کہہ دیا کہ نہ کرو، یا صحابی سے دکھا دیں کہ صحابی نے کہا ہو کہ اللہ کے رسول ﷺ پہلے کرتے تھے پھر فرمایا نہ کرو۔ نہیں دکھا سکتے تو اپنے امام سے ہی دکھا دو کہ امام ان کا یہ کہتا ہو کہ اللہ کے رسول ﷺ پہلے کیا کرتے تھے بعد میں چھوڑ دی، صحیح سند کے ساتھ۔ میں پھر بھی ماننے کے لئے تیار ہوں۔

کسی طریقے سے آجائیں اپنا دعویٰ پیش کریں، دعویٰ پیش کرنے بعد جس طرح میں نے دلائل دئے ہیں اس طریقے سے یہ بھی دلائل دیں۔ لیکن دلائل صحیح ہوں اپنے دعویٰ کو اپنے امام اپنی کتاب سے ثابت کریں صحیح سند کے ساتھ رفع یدین نہ کرنے کی حدیثیں دکھائیں، صحیح سند کے ساتھ نبی ﷺ سے دکھا دیں کہ منسوخ ہو گئی۔ صحابی سے دکھا دیں کہ منسوخ ہو گئی ہے، اگر دونوں سے نہیں ملتا تو اپنے امام سے ہی دکھا دیں، کہ وہ کہتے ہوں کہ رفع یدین پہلے تھی بعد میں منسوخ ہو

گئی ہے، لیکن اس کی سند صحیح ہو۔ اگر ضعیف ہوئی تو ہم اس کو ماننے کے لئے تیار نہیں کیونکہ یہ محدثین کا ایک مسلمہ اصول ہے۔

مولانا محمد امین صفدر صاحب۔

الحمد لله وكفى والصلوة والسلام على عباده الذين

اصطفى. اما بعد.

مولوی طالب الرحمٰن نے بخاری شریف ص۱۰۲ سے ایک حدیث پڑھی ہے، جس میں کان یرفع ماضی استمراری کا صیغہ ہے، میں نے پہلی تقریر میں یہ عرض کیا تھا کہ کان یصلی جو ہے۔ کہ نواسی کو اٹھا کر نماز پڑھتا جو ہے، اس میں بھی یہی ماضی استمراری کا صیغہ ہے۔ طالب الرحمٰن صاحب نے فرق یہ کیا ہے کہ یہ کہا ہے کہ نواسی کو اٹھا کر ایک مرتبہ نماز پڑھی تھی، جب یہ ہے تو انصاف کا تقاضا یہی ہے کہ وہ رفع یدین کی حدیث کا ترجمہ بھی یہی کریں کہ رسول اقدس ﷺ نے ایک مرتبہ رفع یدین کی۔ کیونکہ دونوں جگہ ماضی استمراری ہے اور دونوں بخاری شریف میں موجود ہیں۔

جسطرح انہوں یہ مطالبہ کیا کہ ایک حدیث دکھا دیں۔ انہوں نے یہ فرمایا کہ رفع یدین یدین کی حدیث میں بقول ان کے ایک دفعہ رفع یدین ثابت ہوئی ہے، اب جب تک یہ منسوخ کا لفظ نہ دکھائیں گے ان کو سنت ماننا پڑے گا، میں بھی یہی کہتا ہوں کہ انصاف کا تقاضا یہی ہے کہ یہ بخاری سے یہ دکھائیں کہ نواسی کو اٹھا کر نماز پڑھنے کی احادیث منسوخ ہیں یا متروک ہیں۔ کیونکہ کوئی غیر مقلد بھی نواسی کو اٹھا کر نماز نہیں پڑھتا۔

اور یہ لکھ دیں کہ دونوں ایک ہی طرح کی سنت ہیں، اور آج تک جتنے اہلحدیثوں نے نواسی کو اٹھا کر نماز نہیں پڑھی ان کی نماز خلاف سنت ہے۔

موطا امام مالک میں رکوع میں جاتے وقت رفع یدین کا قطعاً کوئی ذکر نہیں، اب امام مالک کی اصل کتاب موطا امام مالک اور صحیح بخاری میں جو اختلاف ہے یہ طالب الرحمٰن صاحب

بتائیں گے کہ یہ بخاری کو غلط کہیں گے یا امام بخاری کے دادا استاد امام مالک کو غلط کہیں گے، جب یہ حدیث غلط نکل رہی ہے تو وہ اس سے استدلال کیسے کر رہے ہیں۔

تیسری بات یہ ہے کہ اس بخاری شریف میں اسی صفحہ پر تین باتیں تھیں رکوع کرنا، تکبیر لہنا، رفع یدین کرنا اسی بخاری شریف کے صفحہ ۱۰۱ پر یہ روایت موجود ہے **کان یصلی بھم فیکبر کلما خفض ورفع** کہ رسول پاک ﷺ رکوع میں جھکتے وقت تکبیر کہتے تھے، یہاں رفع یدین کا ذکر نہیں ہے۔

اور آگے صاف الفاظ میں موجود ہے **انی لاشبھکم صلوۃ برسول اللہ ﷺ** خدا کی قسم یہ اللہ کے نبی پاک والی نماز ہے۔ کب تک کرتے رہے **حتیٰ فارق الدنیا** یہاں تک کہ دنیا سے تشریف لے گئے۔ جسطرح رکوع اور تکبیر تحریمہ کے ساتھ **فارق الدنیا** کا لفظ میں نے صحیح بخاری سے دکھادیا ہے۔ بخاری شریف کا صفحہ ۱۱۰ نوٹ کرلیں اگر ان کو یاد نہیں ہے۔

ہم بھی یہی مطالبہ کرتے ہیں کہ مدعی ایک ہوتا ہے دوسرا تو انکار کرنے والا ہوتا ہے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ حضرت ﷺ آخری عمر تک رفع یدین کرتے رہے بخاری شریف میں جس رفع یدین کا ذکر ہے اس میں آخری عمر تک کا لفظ قطعاً نہیں اور جہاں صرف رکوع کے ساتھ تکبیر کا ذکر ہے وہاں **حتیٰ فارق الدنیا** یہاں تک کہ آپ دنیا کو چھوڑ گئے۔

آپ کی آخری نماز یہ تھی یہ صحیح بخاری شریف میں موجود ہے، یہ کہتے تھے ہمیں کوئی بعد والی حدیث ایسی دکھائے، صفحہ ۱۰۲ والی حدیث انہوں نے پڑھی اور صفحہ ۱۱۰ تک ابھی یہ پہنچے نہیں۔

اسی بخاری میں صفحہ ۱۱۴ پر حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے جماعت تابعین سے فرمایا **انا کنت احفظکم لصلوۃ رسول اللہ ﷺ** میں سب سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوں نبی اکرم ﷺ کی نماز کو۔ یہ کب انہوں نے فرمایا حضرت پاک ﷺ کے وصال کے بعد، جب ناسخ منسوخ کی باتیں ختم ہو چکی تھیں۔ اب وہ حضرت ﷺ کی محفوظ نماز جو بیان فرمارہے ہیں اس میں پہلی تکبیر کی رفع یدین کا ذکر فرمایا اور رکوع سجدے کے وقت صرف تکبیر کا ذکر فرمارہے ہیں۔ اور

کسی نے اٹھ کر اس وقت نہیں کہا۔

مولوی طالب الرحمٰن اگر ثابت کر دے۔ اگر یہی طریقہ میں طالب الرحمٰن کے سامنے بیان کرتا ہوں کہ اللہ کے نبی کی نماز کا طریقہ یہ ہے کہ انہوں نے پہلی تکبیر کے وقت رفع یدین کی اور رکوع میں رفع یدین کا ذکر نہ کرتا تو یہ کبھی خاموش نہ بیٹھتے، یہ کہتے کہ یہ اللہ کے نبی پاک والی نماز نہیں ہے۔ لیکن ایک صحابی نے بھی حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کو یہ نہیں فرمایا کہ حضرت آپ نے سنت چھوڑ دی ہے۔ رکوع کے وقت رفع یدین کا ذکر نہیں فرمایا۔

یہ دونوں حدیثیں میں نے بخاری شریف سے پڑھی ہیں۔ امام بخاری کے استاد امام حمیدی، جلد ۲ صفحہ ۲۷۷ پر حدیث نقل فرما رہے ہیں، عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں۔

قال رایت رسول اللہ ﷺ اذا افتتح الصلوۃ رفع یدیہ حذو منکبیہ.

میں نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا جب آپ نے نماز شروع کی تو آپ رفع یدین کرتے تھے کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے تھے،

واذا اراد ان یرکع

جب آپ نے رکوع جانے کا ارادہ کیا۔

وبعد ما یرفع من الرکوع فلا یرفع.

رکوع جاتے وقت بھی اللہ کے نبی ﷺ ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے اور رکوع سے اٹھتے وقت بھی ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے،

ولا بین السجدتین.

اور نہ آپ سجدوں کے درمیان ہاتھ اٹھاتے تھے۔ یہ ابوعوانہ جلد ۲ صفحہ ۱۹۰ اور ۱۹۱، پر حدیث موجود ہے کہ سفیان بن عیینہ، زہری سے وہ سالم سے وہ اپنے باپ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

رایت رسول اللہ ﷺ اذا افتتح الصلوٰۃ رفع یدیہ

حتیٰ یحاذیھما۔

کہ میں نے جب نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نماز کو شروع فرماتے تو آپ دونوں ہاتھ

اٹھا تے۔

اذا اراد ان یرکع وبعد ان یرفع رأسہ من الرکوع لا

یرفعھما۔

جب آپ رکوع کرنے کا ارادہ فرماتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تو اس وقت آپ رفع

یدین نہیں کرتے تھے۔

وقال بعضھم فلا یرفع بین السجدتین۔

کہ آپ سجدوں کے درمیان بھی رفع یدین نہیں کرتے تھے،والمعنی واحد معنی جو

ہے وہ اس میں رفع یدین نہ کرنے کا ہے، وہی رکوع میں نہ کرنے کا ہے۔ دونوں کا ایک ہی معنی

ہے۔

اور ابوعوانہ بھی حدیث حمیدی سے بھی نقل کررہے ہیں۔

حدثنا سائب بن مکہ قال حدثنا حمیدی قال حدثنا

سفیان عن زھری قال اخبرنی سالم عن ابیہ قال رایت

رسول اللہ مثلہ۔

کہ اس طرح حمیدی نے بھی یہ حدیث نقل فرمائی ہے کہ رسول اقدس ﷺ رکوع میں

جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین نہیں کیا کرتے تھے۔

انہوں نے عبداللہ بن عمر ؓ کی حدیث بیان کی ہے، میں نے بھی ابن عمر ؓ کی حدیث

بیان کی ہے۔اب حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا اپنا عمل دیکھیں، کہ امام بخاری کے دادا استاد امام محمد بن

حسن شیبانی، حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے نقل فرمارہے ہیں۔

قال محمد اخبرنا محمد بن ابان بن صالح عن عبدالعزیز بن حکیم قال رایت ابن عمر یرفع یدیه حذاء اذنیه فی اول تکبیرۃ افتتاح الصلوۃ ولم یرفعهما فی ما سوی ذالک.

کہ عبداللہ بن عمر جنہوں نے رفع یدین کی حدیث روایت کی ہے، وہ خود نماز میں پہلی تکبیر کے علاوہ کسی جگہ رفع یدین نہیں کیا کرتے تھے۔

جس طرح جس صحابی نے بیت المقدس والی حدیث بیان کی وہ بعد میں خود بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز نہیں پڑھتا تھا، جس نے متعہ والی روایت بیان کی وہ خود بعد میں متعہ نہیں کرتا تھا، یہی دلیل تھی کہ یہ چیز منسوخ ہو چکی ہے اور متروک ہو چکی ہے۔

جب خود عبداللہ بن عمر بھی رفع یدین نہیں کرتے تھے، جو اس حدیث کو بیان کرتے ہیں تو کیا یہ نہیں کہے کہ عبداللہ بن عمرؓ کی نماز بھی خلاف سنت ہے، نبی اکرم ﷺ کے خلاف ہے۔

اسی طرح امام محمد حضرت علیؓ سے نقل فرماتے ہیں۔

ان علی کرم اللہ وجهه کان یرفع یدیه فی التکبیرۃ الاولی الذی یفتتح بها الصلوۃ ثم لا یرفعهما فی شیء من الصلوۃ.

جو حضرت علیؓ پانچ مرتبہ نبی اقدس ﷺ کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے کیا انہیں نبی اقدس ﷺ کی نماز کا طریقہ یاد نہیں تھا؟۔ یہ حوالہ موطا امام مالک ص ۹۰ پر موجود ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ جب بھی نماز پڑھتے تھے تو پہلی تکبیر کے علاوہ نماز میں کسی جگہ رفع یدین نہیں کیا کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی بھی دوسری روایت یہی ہے۔

مولوی طالب الرحمن۔

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم اما بعد فاعوذ

باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

انہوں نے حدیث پڑھی تھی بچی کو اٹھا کر نماز پڑھنے کی ہم نے کہہ دیا تھا کہ بچی کو اٹھا کر نماز پڑھنا سنت ہے، انہوں نے بھی سنت کو مان لیا۔ اسی طرح یہ بھی کہہ دیں کہ رفع یدین بھی سنت ہے۔ یہ ہم بعد میں طے کرلیں گے کہ ایک دفعہ کی دو دفعہ کی یا دس دفعہ کی۔

(معلوم ہوتا ہے کہ طالب الرحمن کو سنت کی تعریف بھی نہیں آتی)

یہ معلوم ہو گیا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے کی ہے، یہ علیحدہ بات ہے کہ ایک دفعہ کی یا دو دفعہ کی یا دس دفعہ۔ یہ تو بات طے ہو جانی چاہئے کہ اللہ کے رسول ﷺ سے یہ بات ثابت ہوگئی اب جس طریقے سے انہوں نے یہ حدیث پیش کی ہے کہ اللہ کے رسول رکوع جاتے، رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے اللہ اکبر کہتے تھے، ہمارا کونسا انکار ہے کہ نہیں کہتے تھے۔ اس سے یہ تو ثابت نہیں ہوتا کہ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

(طالب الرحمن کی یہ بات غلط ہے اسلئے کہ اگر حضور اقدس ﷺ آخری وقت تک رفع یدین کی ہوتی اور رفع یدین منسوخ نہ ہوتی تو حضرت ابو حمید ساعدیؓ اس بات کو ضرور ذکر کرتے، وہ فرما رہے ہیں کہ میں تم میں سے سب سے زیادہ رسول اللہ کی نماز جانتا ہوں، اور رفع یدین ذکر نہیں کر رہے اور صحابہ میں سے کوئی اعتراض بھی نہیں کر رہا، اس سے تو واضح طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ رفع یدین ترک ہوگئی، اور طالب الرحمن یہ کہہ رہا ہے کہ اس سے ثابت نہیں ہوتا)

پوری نماز اس میں بھی نہیں ہے، کہ ہم یہ کہہ دیں کہ اللہ اکبر کہے جاؤ، نہ رفع یدین کرو، نہ فاتحہ پڑھو، نہ تشہد پڑھو، نہ سجدہ کرو۔ یعنی پوری نماز اس حدیث میں نہیں ہے، انہوں نے صرف اللہ اکبر کا اثبات کیا ہے، وہ ہم بھی مانتے ہیں، ہم اس کا کوئی انکار نہیں کر رہے۔

دوسری حدیث انہوں نے پڑھی ہے ص ۱۱۴ سے جس پر امام بخاری نے باب یہ باندھا

ہے سنت الجلوس فی التشھد. اب امام بخاری اس حدیث کو لے کر آ رہے ہیں، اب اس حدیث کے بارے میں کہتے ہیں کہ وہ نماز انہوں نے صحابہ کے بارے میں بیان کی وہ نماز سب سے زیادہ صحیح نماز ہے، نبی کی وفات کے بعد اگر انہوں نے رفع یدین نہیں کی تو دوسرے کہتے کہ رفع یدین چھوڑ کیوں دی۔

اب یہ کہتے ہیں کہ جب انہوں نے رفع یدین نہیں کی تو اس کا معنی ہے کہ وہ منسوخ ہوگئی تھی۔ جو جو کام اس صحابی نے نہیں کئے اس کا مطلب ہے وہ وہ کام منسوخ ہو گئے تھے۔

(یہ طالب الرحمٰن اپنی طرف سے بڑھا رہا ہے جبکہ حضرت اوکاڑوی نے یہ فرمایا کہ رکوع جاتے اٹھتے وقت تکبیر کا ذکر کیا، اگر رفع یدین ہوتی تو ضرور ذکر کرتے، کیونکہ رکوع کی بات چل رہی تھی۔ نہ انہوں نے ذکر کی، نہ صحابہ نے تنقید کی کہ آپ نے رفع یدین کیوں چھوڑ دی)

اب سنیں وہ حدیث کیا ہے ابوحمید ساعدیؓ فرماتے ہیں کہ میں تم میں سے رسول اللہ کی نماز سب سے زیادہ جاننے والا ہوں اذا کبر جعل یدیه حذو مُنکبیه جب آپ نے اللہ اکبر کہا ہاتھ کو کندھوں تک اٹھالیا واذا رکع رکوع کرلیا، نہ ہاتھ باندھنے کا ذکر کسی نے یہ اعتراض نہ کیا کہ تم نے ہاتھ کیوں نہیں باندھے، جس طرح رفع یدین انہوں نے نہیں کی۔ یہ کہتے ہیں کہ رفع یدین ہوتی تو وہ کرتا، اگر میں یہ کہ دوں کہ ہاتھ باندھے ہوتے تو وہ کرتا، جب تھے ہی نہیں تو اس لئے نہیں باندھے، رکوع کرلیا اور گھٹنوں کو پکڑا، نہ سبحان ربی العظیم کہا، اس کے بعد سر کو اٹھایا اور کھڑے ہو گئے اس کے بعد سیدھا سجدے میں چلے گئے، اپنے ہاتھوں کو بچا لیا اور انگلیوں کو قبلہ رخ کرلیا، پھر دو رکعتوں میں بیٹھ گئے دو رکعتوں میں بیٹھنے کے بعد اپنا دایاں پاؤں کھڑا کرلیا اور بائیں پر بیٹھ گئے اور جب آخری مرتبہ بیٹھنے لگے تو اپنا پاؤں باہر نکال لیا اور سرین کے بل بیٹھ گئے۔

ایک تو اس حدیث پر بھی عمل نہیں کرتے حدیث میں ہے کہ میں اللہ کے رسول ﷺ کی نماز کو زیادہ بہتر جانتا ہوں۔ اس میں ہے کہ جب اللہ کے رسول ﷺ آخری رکعت میں بیٹھتے تھے

...اس باہر نکال لیتے تھے، اور اپنے کولہے کے بل بیٹھتے۔ جس حدیث پر یہ عمل نہیں کرتے اس ... یوں کرتے ہیں۔

(ہم نے اس حدیث کو رفع یدین کے مسئلے میں پیش کیا نہ کہ تشہد میں بیٹھنے کے طریقے ... میں)

پھر یہ کہ یہ حدیث پوری نہیں ہے، ہم کہتے ہیں کہ نبی کی صحیح حدیث جہاں سے ملے لے لو ... نہیں جہاں اپنا مطلب نکلے وہیں قابو کرلو، اس میں ان کا مطلب یہ ہے کہ اس میں رفع ... نہیں ہے، جب ذکر نہیں کیا تو جان ہی چھوٹ گئی۔ ذکر تو قرات کا بھی نہیں کیا، رکوع کی ... ت کا بھی نہیں کیا، سجدے کا بھی نہیں کیا، رکوع کے تشہد کا بھی نہیں کیا، سلام کا بھی نہیں کیا، ... ثابت ہوا کہ یہ نماز مکمل نہیں۔ کیوں مختصر اس لئے کہ امام بخاری کا ایک طریقہ ہے کہ ... کوئی جگہ ذکر کرتے ہیں، جیسے حدیث۔

انما الاعمال بالنیات.

کوئی جگہ ذکر کرتے ہیں امام بخاری نے یہاں جو حدیث بیان کی ہے، انہوں نے یہاں ... تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ۔ میں تم کو بتلا رہا ہوں اصل میں تشہد کی بات انہوں نے تفصیلی ... اور مولوی صاحب یہ کہہ گئے کہ اس میں ثبوت رفع یدین نہیں۔

یہ بھی حدیث نبی کی، وہ بھی حدیث نبی کی۔ پہلے تو یہ ثابت کریں کہ یہ بعد کی روایت ... پھر بات چلے گی کہ یہ منسوخ ہوگئی تھی۔ وہ پہلے کی تھی یہ بعد کی۔

(طالب الرحمٰن صاحب کی ضد بھی بری ہے۔ جب صحابی حضور ﷺ کی وفات کے بعد یہ ... ہے کہ رسول اللہ کی نماز تمہیں بتاتا ہوں تو کیا وہ پہلے زمانے کی بات بتائے گا یا آپ کا ... ل بتائے گا جو منسوخ نہ ہوا ہو)

میں نے حدیث پیش کی تھی، میری حدیث پر مولوی صاحب کو جرأت نہیں ہو سکی تھی کہ ... لر سکے۔

موطا امام مالک نکال کر کہا کہ وہ حدیث اس طریقے سے آتی ہے۔ میں نے وہ
پیش ہی نہیں کی۔ جو میں نے پیش کی ہے اس پر ذرا بات کریں، وہ روایت امام بخاری عبداللہ
مسلمۃ سے روایت کر رہے ہیں وہ امام مالک سے روایت کر رہے ہیں

(بس اتنا تو طالب الرحمٰن نے بھی مان لیا کہ امام بخاری ایک واسطے سے یہ روایت
مالک سے ہی نقل کر رہے ہیں، بس اب اتنا بتا دیں کہ امام مالک اپنی کتاب میں جو حدیث
رہے ہیں وہ زیادہ صحیح ہے یا امام بخاری جو ایک واسطے سے امام مالک سے نقل کر رہے ہیں۔ ظاہر
ہے کہ امام مالک کی اپنی کتاب کی روایت زیادہ صحیح ہوگی لیکن۔ تو نہ ماننے تو بہانے ہزار ہیں)

اس میں عبداللہ بن مسلمۃ کا ذکر نہیں، اس پر جرح کریں کہ صحیح ہے یا غلط۔ جو میں
پیش نہیں کی وہ میرے سر کیوں تھوپ رہے ہو۔ جس طرح میں جرح کر رہا ہوں ان کو میں
جرأت ہے تو جرح کر کے دکھائیں۔

مسند حمیدی کی سند یہ ہے حدثنا حمیدی حدثنا زھری حمیدی کی ملاقات زہری
سے ثابت نہیں۔ اگر یہ پیش کر دیں تو میں اپنی شکست لکھ دوں گا۔

(اس کا جواب آگے حضرت کی تقریر میں آ رہا ہے۔ حمیدی کے حاشیہ پر اس کا جواب
تھا کہ اس کی سند میں حمیدی اور زہری کے درمیان سفیان بن عیینہ کا واسطہ ہے اور ابوعوانہ
حدیث ذکر کی ہے اس میں بھی حمیدی اور زہری کے درمیان سفیان بن عیینہ کا واسطہ ذکر کیا ہے۔
اب اگر ان میں یہ جرأت ہے تو کہیں کہ حمیدی اور سفیان کی ملاقات ثابت نہیں۔ اگر ثابت ہو
میں اپنی شکست لکھتا ہوں جیسے اس کی عادت ہے، اس طرح کے چیلنج کرنے کی)

دوسری بات۔ مسند ابی عوانہ انہوں نے پیش کی اور کہا کہ اس میں رفع یدین نہ کرنے
حدیث موجود ہے۔ انہوں نے لوگوں کی آنکھوں میں دھول ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ مثلاً
دیکھتے ہیں کہ اگر دوکان آٹے کی ہے تو آٹا ملے گا، اگر کپڑے کی ہے تو کپڑا ملے گا۔ اب یہ
یا تو یہ کہیں کہ پاگل تھا، اگر یہ عقل مند تھا پاگل نہیں تھا، ثقہ تھا تو اس نے مکان کے باہر بورڈ

...ع یدین کرنے کا باب یا رفع یدین کرنے کی دکان۔ میں آپ کو مثال سمجھا تا ہوں۔اب
... رفع یدین کرنے کی احادیث ملیں گی، نہ کہ نہ کرنے کی۔

امام باب باندھتے ہیں باب رفع الیدین فی افتتاح الصلوۃ قبلالتکبیر د
... وع رکوع میں رفع یدین کرنے کا باب۔ باب تو یہ باندھا ہےاور حدیث مولوی صاحب
... ہیں رفع یدین نہ کرنے کی لائے ہیں۔گویا وہ کوئی پاگل تھا کہ باب کوئی باندھےاور حدیث
... لائے۔

اب وہی حدیث میں پڑھتا ہوں۔

حدثنا عبداللہ بن ایوب المخرمی و سعدبن نصر
شعیب بن عمرووفی آخرین قالوا حدثنا سفیان بن عیینه
عن الزهری عن سالم عن ابیه.

وہ یہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا۔

اذا افتتح الصلوۃ رفع یدیه جب **قال بعضهم حذو منکبیه** بعض کہتے ہیں یہ
...ن ساتھی ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو اپنے
ہاتھوں کو اٹھاتے، یہ نہیں کہا کہ کندھوں کے برابر،اس کا دوسرا ساتھی کہنے لگا کہ کندھوں کے برابر
اٹھاتے۔ **واذا اراد ان یرکع** جب رکوع کاارادہ کرتے، **وبعد ما یرفع من راسه** اور جب
...وع سے سر اٹھاتے **لا یرفعهما** رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے رفع یدین
...تے۔ **فلا یرفعهما**۔ اب ایک ساتھی کہنے لگا رفع یدین نہیں کرتے تھے **وقال بعضهم**
...را کہنے لگا **ولا یرفع بین السجدتین** کہ سجدوں میں نہیں کرتے تھے۔ پہلے ساتھی نے کہا
...تھ اٹھاتے تھے دوسرے نے واضح کر کے کہا **قال بعضهم** کہ کندھوں تک اٹھاتے تھے۔ یہ اس
کی تشریح ہے۔ تیسرا کہتا ہے **فلا یرفعهما** رفع یدین نہیں کرتے تھے،چوتھا ساتھی تشریح
...کر رہا ہے **ولا یرفع بین السجدتین** کہ سجدوں میں نہیں کرتے تھے۔اب امام ابوعوانہ

کہتے ہیں والمعنیٰ واحد ان کا معنی ایک ہے۔

مولانا محمد امین صفدر صاحب اوکاڑویؒ

الحمد للہ وکفی والصلوۃ والسلام علی عبادہ الذین

اصطفی. اما بعد.

طالب الرحمٰن صاحب آخری بات جو کہ رہے تھے انہوں نے یہ ترجمہ کیا ہے ا۔ ۔ رسول پاک ﷺ رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تو ایک ساتھی کہ رہا ہے کہ رفع ... کرتے، طالب الرحمٰن نے لا یرفعھما کا ترجمہ کیا ہے کہ رفع یدین کرتے حالانکہ اس کا تر... ہے کہ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ وہ اپنی کتاب میں یہ دکھادے کہ رکوع کے بعد رفع یدیہ وا... ہو، ورنہ آپ اسکو جھوٹا کہیں کہ نبی پاک پر جھوٹ بولا ہے۔

جس طرح میں نے پڑھا تھا لا یـر فـعـهـمـا کہ آپ رکوع سے اٹھ کر رفع یدین ن... کرتے تھے، اسی طرح یہ بھی دکھادے کہ رکوع کے بعد کا لفظ ہو۔

اس نے یہ جھوٹ بولا ہے سب کے سامنے ٹیپ ہو گیا ہے۔ اس کے بعد ایک ساتھی ... ہے کہ رفع یدین کرتے تھے یہ بھی یہاں نہیں ہے، اس نے اپنی طرف سے اللہ کے نبی پاک ﷺ پر جھوٹ بولا ہے۔

اور اللہ کے نبی پاک ﷺ پر جھوٹ بولنے کی آپ ایسے لوگوں کو اجازت دے رہے ہیں۔ رہا میری باتوں کا جواب اس نے نہیں دیا۔ میں نے جو بات کہی تھی وہ یہ تھی کہ دونوں جگہ کـان یـصـلـی ہے ماضی استمراری کا صیغہ ہے۔ انہوں نے یہ تو مانا کہ ہم نے یہ کہا کہ نواسی کو ایک مرتبہ اٹھا کر نماز پڑھی اور رفع یدین بھی ایک ہی دفعہ کی۔

اب طالب الرحمٰن نے مطالبہ یہ کیا ہے کہ جس طرح میں کہتا ہوں کہ بچی کو اٹھا کر نماز پڑھنا سنت ہے، اسی طرح آپ بھی کہیں کہ رفع یدین سنت ہے۔

ہمیں چونکہ سنت کا معنی آتا ہے۔ سنت کہتے ہیں راستے کو سڑک کو جس پر عام چلنے کی

مانتے ہو ایک قدم اگر کھیت میں لگ جائے تو اس کو سنت نہیں کہتے۔ اس لئے نہ ہم اسکو سنت کہتے ہیں نہ ہم نے کبھی بھی نہیں کہا۔ کہ اگر کوئی نواسی کو اٹھا کر نماز نہ پڑھے اس کی نماز خلاف سنت ہے۔

میں نے اس سے یہی بات عرض کی تھی۔ یہ بات بہر حال اس نے بھی مان لی کہ جتنا ثبوت نواسی کو اٹھا کر نماز پڑھنے کا ہے اتنا ہی رفع یدین کرنے کا ہے۔ اس سے زیادہ کوئی ثبوت نہیں۔ لیکن آج تک انہوں نے آپ کو کہا کہ جس نے نواسی کو اٹھا کر نماز نہیں پڑھی اس کی نماز نہیں ہوتی؟۔ کبھی نواسی کے بارے میں کبھی انہوں نے مطالبہ کیا کہ انہیں ترک یا منسوخ کی روایت دکھائی جائے۔

میں نے پوچھا تھا کہ اگر آپ اس کو سنت کہتے ہیں سنت تو راستے کو کہتے ہیں جو جاری ہو

السنة الطريقة المسلوكة في باب الدين.

دین میں جو طریقہ جاری ہو جائے جو طریقہ چل پڑے اس کو سنت کہتے ہیں۔ یہ طالب الرحمن صاحب نے مان لیا کہ ایک دفعہ بچی کو اٹھا کر نماز پڑھی ہے، ایک دفع ہی رفع یدین کی ہے۔

اب یہ جو انہوں نے دوسری حدیث کا مذاق اڑایا ہے، اتنا مذاق تو ایک مسلمان برداشت نہیں کر سکتا۔ بخاری شریف کی حدیث میں جو زیادتی انہوں نے کی ہے۔ میں نے فرق کتنا واضح بتلایا تھا کہ بخاری میں دو حدیثیں ہیں۔ ایک میں تکبیر، رکوع سے پہلے رفع یدین، اور رکوع کے بعد رفع یدین، تین باتوں کا ذکر ہے، ان تین باتوں کا جہاں ذکر ہے وہاں حتیٰ فارق الدنیا کا لفظ نہیں۔ وہاں یہ نہیں لکھا کہ آخر عمر تک یہ بات رہی، اور جہاں رفع یدین نہیں صرف تکبیر اور رکوع کا ذکر ہے، وہاں بخاری شریف کی حدیث میں حتیٰ فارق الدنیا کا لفظ ہے۔ میں نے ان سے یہ عرض کیا تھا کہ اپنی طرف سے یہ جھوٹ نہ بولو کہ یہ آخر تک کرتے رہے۔ وہ تو خیر چھوڑ گئے کہ مان لیا ہے کہ ایک ہی دفعہ کی تھی۔ لیکن جو نماز حضرت کی جاری رہی آج سے پہلے یہ کہا کرتے تھے کہ ایک بھی نماز حضرت نے بغیر رفع یدین کے نہیں پڑھی، آج طالب الرحمٰن نے مانا کہ نماز ایک دن رفع یدین کے ساتھ پڑھی ہے۔ ایک ہی رفع یدین کی ہے جس طرح نواسی کو ایک ہی دفعہ اٹھا

کرنماز پڑھی۔

یہ جورات دن اللہ کے نبی ﷺ پر جھوٹ بولتے تھے کہ نبی اقدس ﷺ نے ایک ... بغیر رفع یدین کے نہیں پڑھی آج طالب الرحمٰن نے وہ بھانڈا پھوڑ دیا کہ آپ نے ساری ... ایک ہی نماز رفع یدین کے ساتھ پڑھی ہے۔ بخاری شریف میں اس کا ذکر ہے۔ میں نے یہ ... کیا کہ جس طرح تکبیر اور رکوع کے ساتھ حتی فارق الدنیا کا لفظ ہے یہ بھی فارق الدنیا ... لفظ دکھائیں کہ حضرت آخر تک رفع یدین کرتے رہے۔

رہا یہ کہ جو یہ کہتے ہیں کہ مختصر حدیث ہے، اس میں پہلی تکبیر کے وقت رفع یدین آئی ... نہیں؟۔ یا تو سرے سے رفع یدین کو بیان ہی نہ کرتے، اگر بیان کرتے تو انہیں پورا مسئلہ بیان ... چاہیے تھا۔

مسند حمیدی کی حدیث کے بارے میں یہ حدیث کو چھوڑ کر کبھی آٹے کی دکان پر جا ... ہیں اور وہ بورڈ لوگوں کو دکھا رہے ہیں کہ وہاں کیا بورڈ لگا ہوا ہے۔ آج تک یہ کہا کرتے تھے کہ ... کسی امتی کی بات نہیں مانتے اللہ کے نبی کی بات مانتے ہیں۔

اب یہ محدثین کے ابواب کی طرف بھاگ رہے ہیں امتیوں کی باتوں کی طرف بھاگ رہے ہیں اور اللہ کے نبی کی صاف اور صریح حدیث کا انکار کر رہے ہیں۔ آج پتا چلا کہ یہ روزانہ جھوٹ بولتے تھے کہ ہم اللہ یا اللہ کے رسول ﷺ کی بات مانتے ہیں۔

باقی رہی یہ بات کہ حمیدی کی ملاقات زہری سے ثابت نہیں، تو اس کا جواب حمیدی کے حاشیہ پر مذکور ہے، کہ اس کی سند میں حمیدی اور زہری کے درمیان سفیان بن عیینہ کا واسطہ ہے۔ اور ابوعوانہ نے بھی جو حدیث نقل کی ہے اس میں بھی حمیدی اور زہری کے درمیان سفیان بن عیینہ کا واسطہ ذکر کیا ہے۔ اب اگر ان میں یہ جرات ہے تو کہیں کہ حمیدی اور سفیان بن عیینہ کی ملاقات ثابت نہیں۔ اگر ثابت ہو تو میں اپنی شکست لکھ کر دیتا ہوں۔ جیسے اس (طالب الرحمٰن) کی عادت ہے۔

بات یہ ہے کہ اس حدیث میں سفیان بن عیینہ کا ذکر تحقیق کرنے والے نے ذکر کیا ہے
ان ثنا سفیان بن عیینہ کا واسطہ ہے اور اس کے حاشیہ میں اس کا ذکر ہے۔ پھر حمیدی والی سند ابو
نے ذکر کی ہے اس میں سفیان بن عیینہ کا واسطہ موجود ہے۔ اور سفیان بن عیینہ اثبت
اس فی الزهری ہے۔
میں پھر عرض کروں گا کہ اس نے ابوعوانہ کی حدیث کا جو غلط ترجمہ کیا ہے اور کہا ہے کہ
ت رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کرتے تھے، رکوع کے بعد رفع کا لفظ ابوعوانہ میں
ن دکھا دے۔ اللہ کے نبی کی حدیثوں کا انکار اس طرح ہم نے کبھی نہیں دیکھا۔
پہلے کہتا تھا کہ ایک حدیث ہی ہمیں دکھا دو، جب دکھا دی تو اب کئی بہانے بنا رہے ہیں۔
ں نے چار حدیثیں پڑھی ہیں مگر کبھی بھی یہ اللہ کے نبی کی حدیثوں کو نہیں مانیں گے، یہ عوام کے
سامنے جھوٹ بولا کرتے ہیں کہ ہم اللہ کے نبی کو مانتے ہیں۔
پھر میں نے جو کہا تھا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ خود رفع یدین نہیں کرتے تھے، اور نہ حضرت
علی کرم اللہ وجہہ جو خلیفہ راشد ہیں۔ اس بات کا بھی انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔
میں نے موطا کی جو روایت پیش کی تھی وہ یہ نہیں کہی تھی کہ اس نے یہ روایت پیش کی
ہے۔ میں نے کہا تھا کہ بخاری نے بھی امام مالک کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے، لیکن امام
مالک کی اصل کتاب موجود ہے اس میں یہ لفظ نہیں ہیں۔
اب دیکھیں کہ موطا امام مالک یا بخاری کی روایت میں سے ایک یقیناً غلط ہے۔ اب میں
نے ان سے پوچھا تھا کہ ایک حدیث ہی آپ نے پڑھی ہے، امام بخاری اس کو اور طرح نقل
کرتے ہیں امام بخاری کے دادا استاد امام مالک اس کو اور طرح سے نقل کرتے ہیں۔ پہلے آپ یہ
فیصلہ کریں کہ مدینہ کا امام، امام مالک صحیح نقل کر رہا ہے یا بخارے کا رہنے والا اس کو صحیح نقل کر رہا
ہے۔ اس لئے ایک کو متعین کریں۔
آپ نے جو روایت پیش کی ہے، وہ دوسری کتابوں میں اس طرح نہیں ہے جس طرح

انہوں نے پیش کی ہے۔ پھر انہوں نے یہ کہا کہ ہماری روایت پر بھی جرح کریں۔ یہ طا...
بھی جانتا ہے کہ ان کی حدیث کی سند یہ ہے۔

عبداللہ بن مسلمہ عن مالک عن ابن شہاب عن سالم بن عبداللہ عن ابیہ الخ.

میں ان سے پوچھتا ہوں کہ آپ کی سند میں جو ابن شہاب زہری ہے وہ مدلس ہے یا نہیں؟۔ ابن شہاب مدلس ہے اور عن سے روایت کر رہا ہے۔

(اس پر طالب الرحمٰن نے کہا اس کا مدلس ہونا ثابت کریں تو حضرت نے فرمایا)

آپ یہ لکھ دیں کہ مدلس نہیں ہے، میں اس کو ابھی مدلس ثابت کروں گا۔ اس کا مطلب ہے کہ جن باتوں کو آدمی جانتا بھی ہو وہاں بھی بات کو خواہ مخواہ لمبا کرنا چاہتا ہے۔

(حضرت نے اس کا مدلس ہونا ثابت کر دیا)

مولوی طالب الرحمن۔

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم.

مولوی صاحب زیادہ زور اس بات پر دے رہے تھے کہ انہوں نے کہ دیا ہے کہ ایک نئی دفعہ ہے۔ جیسے بچی کو اٹھا کر نماز پڑھنا ایک دفعہ ہے۔ میں نے کہا تھا مولوی صاحب آہستہ آہستہ سیڑھیوں پر چڑھتے آئیں، جب ایک مرتبہ کی مان لیں گے دوسری مرتبہ کی ہم خود منوالیں گے۔

اب میں ساری دفعہ دکھاتا ہوں۔ اس حدیث جو انہوں نے پڑھی ہے میں یہ بات ثابت ہے **کان یرفع یدیہ حذو منکبیہ** کہ وہ کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے تھے **اذا افتتح الصلوٰۃ** جب نماز شروع کرتے تھے آپ جب بھی نماز شروع فرماتے اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب رکوع کے لئے اللہ اکبر کہتے تو رفع یدین کرتے۔ یہ ثابت کر دیں کہ اللہ کے نبی نے ابتداء میں نماز چھوڑ دی تھی، رکوع کرنا چھوڑ دیا تھا، رکوع سے سر اٹھانا چھوڑ دیا تھا۔ پھر یہ ثابت ہو سکتا ہے کہ آپ

ﷺ نے رفع یدین چھوڑ دی تھی۔

عبداللہ بن عمر کہتے کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو دیکھا کہ افتتاح نماز میں اللہ اکبر کہہ رہے ہیں۔ جب رکوع کرتے رفع یدین کرتے، اللہ کے رسول ﷺ نے ساری زندگی رکوع نہیں چھوڑا، رفع یدین کہاں چھوٹ گئی۔ رکوع کے ساتھ رفع یدین ملی ہوئی ہے، چمٹی ہوئی ہے۔

جب رکوع سے سر اٹھائیں گے رفع یدین کریں گے۔ اور نواسی والی حدیث میں مجھے اذا کا لفظ دکھا دیں کہ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے بچی کو اٹھا کر کندھے پر بٹھا لیتے۔ اگر اس میں دکھا دیں کہ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو بچی کو اٹھا لیتے تو ہم بھی مان لیں گے۔ پھر ہم کیا کریں گے کہ ہم ہر نماز میں بچی کو اٹھایا کریں گے۔ لیکن اس میں مولوی صاحب کبھی نہیں دکھا سکتے۔

(طالب الرحمٰن حضرت کی بات سمجھا ہی نہیں حضرت نے بچی والی حدیث اس لئے پیش فرمائی تھی کہ جب طالب الرحمٰن نے کان یرفع ماضی استمراری کا شور ڈالنا تھا کہ یہاں ماضی استمراری ہے، جو ہمیشہ کے لئے ہے۔ حضرت تو ان کے دھوکوں کو سمجھتے تھے حضرت نے ان کا شروع ہی سے راستہ بند کرنے کے لئے حضرت امامہ بنت عاص والی حدیث پیش کر دی۔ تا کہ یہ کان کا معنیٰ اگر دوام کا کریں گے تو حضرت امامہ والی حدیث میں خود ہی پھنسیں گے)

پھر ہم کیا کریں گے ہم ہر نماز میں بچی کو اٹھایا کریں گے، لیکن اس میں مولوی صاحب کبھی نہیں دکھا سکتے۔ مولوی صاحب یہ بھی ثابت کریں کہ زہری کونسے طبقے کا مدلس ہے، اور کتنے طبقوں کی تدلیس قابل قبول ہے، اور کتنوں کی نہیں، پھر انہوں نے کہا ہے کہ حمیدی کے حاشیہ میں ہے کہ سفیان بن عیینہ کا واسطہ ہے۔ حاشیہ کس نے چڑھایا ہے۔ خود ان کے مولوی حبیب الرحمٰن اعظمی نے۔ ان کے مولوی نے اتنی بے ایمانی کی اتنی غلط بیانی کی کہ حدیث کچھ تھی حاشیہ کچھ چڑھا دیا کہ اس میں رہ گیا۔

اس نے تو صرف کہا تھا انہوں نے کر کے دکھا دیا اس کے اندر نہیں لکھا ہوا اور جو ایک نیا

ایڈیشن شائع ہوا ہے اس میں اپنی طرف سے کتابت کر کے اس میں شامل کر دیا۔ اصل کتاب پٹنہ اور مخطوطہ پڑھا اور اس میں یہ ہے ہی نہیں جو یہ بیان کر رہے ہیں۔

(اس کا جواب حضرت کی تقریر میں آرہا ہے)

انہوں نے صفحہ ۶۰ سے حدیث پڑھی ہے صفحہ ۶۰ پر جو ہے وہ صرف یہ ہے

قال سمع الله لمن حمده ربنا لک الحمد

ہمارے پاس جو کتاب ہے ۶۱ میں یہ ذکر آتا ہے۔

مالک عن نافع عن عبدالله بن عمر کان اذا افتتح الصلوة رفع یدیه حذو منکبیه واذا رفع من الرکوع رفعهما دون ذالک.

(طالب الرحمٰن دوسری حدیث پڑھ رہا تھا حضرت نے فرمایا پہلی نظر نہیں آئی اس پر کہنے لگا کہ آپ نشان لگا دیں، حضرت نے فرمایا اپنی کتاب دے تا کہ میں اس پر نشان لگا دوں تا کہ تجھے پتہ چلے کہ تیری نظر کتنی کمزور ہے، اس طرح حضرت علی والی جو روایت پڑھی اس کی سند بھی بیان نہیں کی)۔

پہلے جوبات میں نے شروع کی ہوئی تھی مسند ابوعوانہ والی اسکو پوری کرلوں تا کہ دیر نہ ہو جائے۔ مسند ابی عوانہ کی حدیث بیان کر کے وہ کہتے ہیں **والمعنی واحد** ایک ساتھی دوسرے کی، دوسرا پہلے کی تشریح کر رہا ہے اور محدث کہہ رہا ہے **والمعنی واحد** یہ معنی نہیں ہے کہ رکوع میں بھی نہیں کرتے تھے اور سجدوں میں بھی نہیں کرتے تھے۔ یہ ایک معنی کہاں بنے گا۔

پھر اس کے ساتھ ہی حدیث لکھی ہے۔ کہ ابوداؤد یہ بیان کرتا ہے ابوداؤد میں **بمثله** سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں۔ اس میں یہ حدیث موجود ہے کہ اللہ کے نبی رکوع جاتے وقت رفع یدین کرتے تھے۔

ابوعوانہ کہتا ہے کہ جو حدیث میں یہاں لکھ رہا ہوں یہاں بھی وہی ہے۔ یہاں جو ہے وہ

فع یدین کرنے والی ہے۔ امام شافعی جو حدیث بیان کر رہے ہیں وہ بھی رفع یدین کرنے والی ہے، رکوع کرنے والی، اگلی بھی رفع یدین کی رکوع کرنے والی۔ حدثنا الربیع عن شافعی وہ امام مالک سے وہ فرماتے ہیں اذا افتتح الصلوة جب نماز شروع کرتے رفع یدین کرتے۔ جب رکوع کرتے رفع یدین کرتے۔ سجدوں میں رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ اگلی حدیث بھی یہی ہے۔

اس سے اگلی حدیث بھی یہی کہ جب شروع کرتے رفع یدین کرتے، رکوع کرتے تو رفع یدین کرتے، رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع یدین کرتے۔ اس سے اگلی، پھر اس سے اگلی بھی یہی ہے۔

اس کے بعد باب باندھا ہے رفع یدین نہ کرنے کا باب۔ مولوی صاحب کو حدیثیں یہاں سے پڑھنا چاہییں تھیں لیکن وہ یہاں سے پڑھ رہے ہیں۔ مسند احمد میں بھی یہی حدیث جس میں کرنے کا ذکر ہے جس کا حوالہ یہ دے رہے ہیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ اب آپ نے دیکھنا یہ ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے چار حدیثیں پڑھی ہیں۔ مسند حمیدی کی حدیث منقطع ہے۔

(یہ اعتراض جواب دئے جانے کے باوجود دہرا رہا ہے، گویا اس کے کانوں پر ضد کی مہر لگی ہوئی ہے۔)

مسند حمیدی کی حدیث میں گڑبڑ کر لی۔

(اس کا جواب آگے آ رہا ہے)

موطا امام مالک کی حدیث کی سند پیش کریں تا کہ ہم اس پر جرح کر سکیں صفحہ ۱۶ پر سے پڑھی ہے ہمیں تو وہاں رفع یدین کی حدیث نظر آ رہی ہے۔ چار پڑھی ہیں چاروں کنڈم۔

(نعوذ باللہ احادیث کو کنڈم کہا جا رہا ہے۔ طالب الرحمٰن کے بارے میں یہی کہا جا سکتا ہے۔

خدا خواہیم توفیق ادب   بے ادب محروم شد از لطف رب

یہ ہماری احادیث پر اعتراض کر کے دکھائیں، زہری پر کیا تھا کہ مدلس ہے۔ لیکن ثابت نہیں کر سکے۔

(اس کا جواب بھی گزر گیا حضرت نے فرمایا تھا اگر تم لکھ دو کہ مدلس نہیں ہے میں ابھی ثابت کروں گا اگر تم بھی مانتے ہو پھر وقت ضائع نہ کیا جائے)

پھر یہ بتائیں کہ کس طبقے کا مدلس ہے، میں بتاؤں گا کہ زہری عن سے روایت نہیں کر رہا بلکہ وہ تو تحدیث کر رہا ہے۔ اس طرح اپنی حدیثوں پر رفع کرتے چلے جائیں۔ یہ بخاری پر اعتراض کر رہے ہیں جس کے بارے میں سب کا اتفاق ہے کہ **اصح الکتب بعد کتاب اللہ** اس کو صحیح بخاری کہا گیا۔ صحیحین، مسلم بخاری دونوں کو صحیحین کہا جاتا ہے۔ ان میں سے کوئی ان کو روایت نہیں ملے گی۔ (1)

(1)۔ طالب الرحمٰن کو اس بات کے جواب میں حضرت کا ایک ملفوظ گرامی نقل کر کے دیتا ہوں جس سے اس بات کا جواب بھی سامنے آ جائے گا کہ احناف کے دلائل بخاری، مسلم میں کیوں نہیں۔ فرمایا

''غیر مقلدین کہتے ہیں کہ ہم حدیث پر چلتے ہیں حالانکہ ان حدیث کی کتابوں کو لیتے ہیں جو شوافع نے جمع کی ہیں اور شوافع نے اپنی کتب میں اپنے دلائل اکٹھے کئے ہیں۔ جو انکی کتابیں پڑھے گا وہ یقیناً یہ سمجھے گا کہ شافعی مذہب حدیث کے مطابق ہے، اس کے بالمقابل احناف نے جو کتب جمع کی ہیں ان کو پڑھ کے یہ سمجھے گا کہ حنفی مذہب حدیث کے مطابق ہے۔ تو شافعیوں کی تقلید میں کہنا کہ ہمارا ہی مذہب اس کے مطابق ہے محض جانبداری ہے، تحکم ہے، غرور محض ہے''۔ حضرت کا ملفوظ ختم ہوا۔

چنانچہ طالب الرحمٰن کا مطالبہ کرنا کہ احناف اپنے دلائل بخاری مسلم سے دکھائیں، حالانکہ بخاری، مسلم بلکہ ساری صحاح ستہ احناف کی نہیں ہے۔ امام بخاری مجتہد (نافع کبیر، کشف

پھر انہوں نے مسند حمیدی کے حوالے میں الفاظ بڑھائے ہیں، یعنی سفیان کے واسطے کو ا' دایا ہے جبکہ اصل مخطوطے میں یہ نہیں ہے اگر یہ ثابت کردیں تو میں اپنی شکست لکھ کر دوں گا۔

مولانا محمد امین صفدر صاحب۔

الحمد للہ و کفٰی والصلوۃ والسلام علٰی عبادہ الذین اصطفٰی. اما بعد.

ا ،' ب) یا شافعی (طبقات شافعیہ ص۳ ج۲، الحطہ ص۱۲۱)، امام مسلم شافعی (طبقات شافعیہ ص۴۸ ج۲)، امام نسائی شافعی (الحطہ ص۱۲۷)، امام ترمذی اور امام ابن ماجہ شافعی (عرف الشذی) (خیر الاصول ص۹) حق تو یہ تھا کہ احناف اپنے دلائل اپنی کتب مسند امام اعظم، موطا امام محمد، کتاب الحجہ علی اہل المدینہ طحاوی شریف وغیرہ سے پیش کرتے لیکن حضرت چونکہ غیر مقلدین کو ان کے گھر تک پہنچانے کا عزم کر کے تشریف لائے اس لئے دوسری کتب سے حوالے دکھائے۔

لہذا طالب الرحمٰن کا یہ مطالبہ کرنا کہ احناف بخاری، مسلم سے دلائل پیش کریں جانبداری ہے، تحکم ہے، غرور محض ہے۔ اس پر فقط یہی کہا جاسکتا ہے۔

ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہیے

ہاں البتہ طالب الرحمٰن کو تو خود ان کی کتب سے احادیث پیش کرنے کا حق نہیں پہنچتا، اس لئے کہ یہ سارے آئمہ حدیث مقلد ہیں اور تقلید طالب الرحمٰن کے نزدیک شرک ہے، تو یہ آئمہ حدیث ان کے نزدیک مشرک ہوئے۔ لیکن ہوسکتا ہے کہ اب چونکہ طالب الرحمٰن کو حاجت ہے اس لئے ان کا مقلد ہونا نظر نہ آیا ہو۔

اب چوں غرض آمد ہنر پوشیدہ شد
صد حجاب از دل بسوئے دیدہ شد

(فقط محمود عالم صفدر)

طالب الرحمٰن کے آخری اعتراض کے بارے میں عرض کرتا ہوں کہ اگر کتابت کی غلطی کو درست کر دیا جائے تو یہ بے ایمانی نہیں ہوتا۔ یہ ابوعوانہ ہے، اس نے بھی حمیدی کی یہی حدیث نقل کی ہے۔

طالب الرحمٰن نے کہا ہے کہ سفیان زائد ہے، یہ دیکھیں کہ ابوعوانہ نے بھی سفیان ہی کی سند سے نقل کی ہے،

حدثنا سائب بن مکه قال حدثنا حمیدی آگے یہاں **حدثنا سفیان** ہے آگے یہ زہری ہے۔ یہاں بھی زہری ہے۔ یہاں مسند حمیدی میں سالم بن عبداللہ اور ابوعوانہ میں بھی سالم بن عبداللہ ہے۔

اب طالب الرحمٰن سے پوچھیں کہ اس میں (مسند ابی عوانہ) میں بھی بے ایمانی ہوئی ہے یا نہیں۔ طالب الرحمٰن کہتا ہے کہ مسند حمیدی میں سفیان کو جو حمیدی اور زہری کے درمیان لایا گیا ہے یہ بے ایمانی ہے، جبکہ مسند ابی عوانہ کوئی حنفیوں کی کتاب نہیں ہے اور نہ ہی حنفیوں نے چھپوائی ہے، اس میں ابوعوانہ اسی کتاب سے حدیث نقل کر رہے ہیں۔ جس طرح مسند حمیدی میں جو ہم نے زائد کیا ہے سفیان کا واسطہ حمیدی اور زہری کے درمیان، ابوعوانہ میں بھی ہے۔

(چنانچہ طالب الرحمٰن کو ماننا پڑا)

طالب الرحمٰن نے جو بخاری کے ص ۱۰۲ سے حدیث پڑھی تھی اس میں یہ دیکھیں کہ یہ مالک ہے۔ بات یہ ہے کہ امام مالک پہلے ہوئے ہیں اور امام بخاری بعد میں آئے ہیں۔ موطا امام مالک میں امام مالکؒ کا نام ہے۔ یہاں بخاری میں بھی امام مالکؒ کا نام ہے لیکن مالکؒ سے پہلے عبداللہ بن مسلمہ زائد ہے۔ لیکن موطا امام مالک میں نہیں ہے کیوں؟۔ اس لئے کہ جب یہ بعد میں آئے ہیں تو انہوں (بخاری) نے ایک راوی کا اضافہ کیا ہے تو کیا عبداللہ بن مسلمہ کو زائد کرنے سے بخاری کو غلط کہا جائے گا۔ نہیں کہا جائے گا۔ یہ جو اس نے بات خراب کرنے کے لئے بات کی کہ یہاں حمیدی میں سائب نہیں ہے، **حدثنا سائب بن مکه**. یہاں حمیدی شروع ہو

یہ بالکل ایسے ہی ہے کہ یہاں (موطا امام مالک میں) مالک سے شروع ہو رہی ہے اور
لے امام بخاری نے ایک راوی اور بیان کر کے وہی سند بیان کی ہے۔ اس میں بے ایمانی تو
نہیں تھی۔ اس نے یہ دھوکا دے کر محض وقت ضائع کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ کتنا اس نے
دیا ہے، آپ لوگ تو اصل کتابوں کو نہیں دیکھتے، اب بعد میں آنے والے نے اگر واسطہ زائد
جیسے بخاری نے واسطہ زائد کیا ہے عبداللہ بن مسلمہ کا۔ اگر ایک نام کم زیادہ ہونے سے
ث غلط ہوتی ہے، تو بخاری کی حدیث غلط ہونی چاہئے تھی کیونکہ عبداللہ بن مسلمۃ زائد ہے جو
طا میں نہیں ہے۔

یہ بات کرنے کی نہیں تھی صرف وقت ضائع کرنے کی بات ہے آپ یا تو اس سے معافی
ائیں یا لکھوائیں کہ اس طرح کی فضول باتیں کر کے ہمارا وقت ضائع نہ کرے، اگر اس کتاب
ند حمیدی کی حدیث کو اس لئے غلط کہہ رہا ہے کہ اس میں ایک راوی زائد ہے، تو پھر اس کو اس
حدیث کو بھی جو اس نے بخاری سے پڑھی ہے اس کو بھی غلط کہنا چاہیے۔

اس نے بار بار یہ کہا ہے کہ اس نے بے ایمانی کی ہے کہ اس میں سفیان زائد کیا
ہے، حالانکہ یہ سفیان یہاں مسند ابی عوانہ میں موجود ہے، اگر کتابت کی غلطی سے ایک ایڈیشن میں
کوئی نام رہ گیا تھا تو دوسرے ایڈیشن میں اگر غلطی کو درست کر دیا جائے تو اس کو بے ایمانی کہا جاتا
ہے یا ایمانداری؟۔ اور حمیدی کے حاشیہ میں بھی اس کا ذکر موجود تھا

اما روایت سفیان عنه فاخرجها احمد فی مسنده وابو داؤد عن احمد فی سننه لکن روایت احمد عن سفیان تخالف روایت المصنف عنه.

اس نے ذکر کیا ہے کہ اس میں بھی سفیان کا واسطہ موجود ہے۔ دوسری کتاب جو بالکل
اس سے الگ ہے یعنی مسند ابی عوانہ اس میں بھی پوری سند ہے، اور سفیان کا واسطہ موجود ہے۔ پھر
جب ان کو جنہوں نے یہ آؤٹ کیا تھا خط لکھا گیا نور الصباح میں وہ خط موجود ہے کہ آپ کے پاس

جو قلمی نسخہ ہے جس سے یہ آ ڈٹ کیا ہے انہوں نے جواب میں لکھا جو کہ چھپ چکا ہے، حدثنا
حمیدی قال حدثنا سفیان کہ میرے پاس جو قلمی نسخہ ہے اس میں سفیان موجود ہے۔
چھاپے میں غلطی سے رہ گیا ہے، یہ کتابت کی غلطی ہے۔ اب کتابت کی غلطی درست کرنا ایمان
ایمانی ہوتی ہے؟۔ کہ یہ سب کو بار بار بے ایمان کہہ رہا ہے۔

پھر دوسری جو بالکل الگ کتاب ہے اس نے یہ سند نقل کی ہے اس میں بھی سفیان موجود ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگوں کو کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے نبی کی حدیث مانتے ہیں، لیکن حدیث چونکہ ان کے خلاف ہے اس لئے یہ ساری دنیا کو بے ایمان کہیں گے۔ لیکن اللہ کے نبی کی حدیث کو نہیں مانیں گے۔

اب میں نے آپ کو عرض کیا تھا کہ اتنا تو آپ بھی جانتے ہیں کہ یہاں لا یرفعھما ہے جس کا معنی ہے کہ رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ اس نے ترجمہ میں یہ کہا تھا کہ رکوع سے سر اٹھا کر رفع یدین کرتے تھے۔ میں نے اسی وقت عرض کیا تھا جب اس نے یہ کہا۔ اب اس نے اللہ کے نبی کی حدیث میں جو اضافہ کیا ہے وہ آپ اس سے کہیں کہ کہاں ہے۔ اب جب پوچھا تو کہتا ہے کہ المعنیٰ واحد کا معنی رفع یدین کرنا ہے۔

مولوی طالب الرحمن۔

نحمدہ ونصلی علٰی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ

باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم.

اب انہوں نے زور لگا کر یہ واضح کیا ہے کہ ایک راوی جو فالتو آیا ہے کیونکہ وہ بعد میں آیا تھا اس لئے نیا آ گیا ہے۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ جو راوی آیا ہے وہ حدیث ہی دوسری بیان کر رہا ہو۔

(طالب الرحمٰن کی کج فہمی ملاحظہ ہو حالانکہ دونوں حدیثیں مالک سے مروی ہیں ایک امام مالک کی اپنی کتاب میں اور ایک امام بخاری ایک واسطہ سے امام مالک سے نقل کر رہے ہیں، تو یہ

... ث ہے نہ کہ دو۔ لیکن ستیاناس ہو ضد کا کہ طالب الرحمٰن کو یہ دو نظر آ رہی ہیں

بر ایں عقل ودانش بباید گریست

امام مالک کا شاگرد عبداللہ بن مسلمہ جو امام مالکؒ کی روایت بیان کر رہا ہے اور امام
... پنے استاد عبداللہ بن مسلمہ سے بیان کر رہے ہیں۔ امام مالک کا جو شاگرد ہے وہ اپنے
... بات بیان کر رہا ہے، وہ کچھ اور ہے اور جو امام بخاری کا استاد ہے وہ جو اپنے استاد کی بات
... رہا ہے وہ کچھ اور ہے۔ استادوں کا جب فرق ہو جائے تو بات تو مختلف ہو جایا کرتی ہے۔
... بار بار کہہ رہا ہے کہ ایک آدمی یہاں سے بڑھ گیا ہے، ایک آدمی یہاں سے یہ بیان کر
... اس، سائب بن مکتہ یہ بیان کیا ہے کہ ایک آدمی فالتو ہو گیا ہے۔ ایک آدمی فالتو ہو جانے کی
... حدیث بھی تو اور ہو جاتی ہے۔

اب یہاں مثلہ کا لفظ ہے پیچھے حدیث کیا گزری ہے، امام ابوعوانہ حدیث کا باب باندھ کر
... بیان کرتے ہیں میں ترجمہ کر رہا ہوں۔

ترجمہ۔

جب نماز پڑھتے تو اپنے ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے
اٹھاتے۔ تین موقعے انہوں نے ذکر کئے ہیں۔

نمبر ۱۔

جب نماز شروع کرتے۔

نمبر ۲۔

جب رکوع جاتے۔

نمبر ۳۔

جب رکوع سے سر اٹھاتے۔

مولانا محمد امین صفدر صاحب۔

یہ ترجمہ غلط ہے بلکہ اس کا معنی یہ ہے کہ رکوع کے بعد رفع یدین نہیں کرتے تھے

مولوی طالب الرحمٰن۔

اگر یہ دکھا دیں کہ اس کا یہ معنی ہے کہ رکوع میں رفع یدین نہیں کرتے تھے میں اپنی ۔ لکھ دوں گا۔

مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ۔

یہاں ہے اذا اراد ان یرکع جب رکوع کا ارادہ کرتے، وبعد ما یرفع رأسه من الرکوع اور بعد اس کے کہ رکوع سے سر اٹھاتے لا یرفعهما ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے، آپ ۔ دیکھیں کہ رکوع کے ساتھ لا یرفعهما ہے، کہ رفع یدین نہیں کرتے تھے یا یرفع ہے کہ رفع ۔ کرتے تھے؟۔

(اس پر ایک تیسرا آدمی بولتا ہے کہ اس میں تو کوئی سمجھ نہیں آ رہی البتہ اتنی بات پتہ ۔ رہی ہے کہ مولنا فرماتے ہیں کہ لا یرفعهما کا تعلق پیچھے سے ہے اور ان کے نزدیک آگے ۔ سے ہے)۔

حضرت نے فرمایا دیکھو حدیث کے الفاظ ہیں اذا افتتح الصلوة رفع یدیه کہ: ۔ نماز شروع فرماتے تو رفع یدین کرتے۔ اذا کے بعد شرط کی جزا آگئی قال بعضهم حذو منکبیه بعض نے صرف رفع یدین کا ذکر کیا، بعض نے یہ بھی بتا دیا کہ کہاں تک کرتے ۔ کندھوں تک کرتے تھے۔ اب جیسے اس اذا کے بعد رفع یدیه تھا اس اذا کے بعد بھی تو جزا ۔ چاہیے۔ اذا اراد ان یرکع و بعد ما یرفع رأسه من الرکوع لا یرفعهما تو یہ لا یرفعهما اس کے متعلق ہے، جیسے رفع یدیه پہلے اذا سے متعلق ہے۔

حضرت نے مثال دی اگر یہ بات ہے تو اب یہ تو جو ہے اس کا تعلق پیچھے سے ہوگا نہ ۔ آگے سے، جس طرح لا یرفع یدیه لگا ہے اس شرط یعنی اذا افتتح الصلوة کے ساتھ یہ ۔

... اکا ہے۔ اسی طرح اذا اراد ان یرکع و بعد ما یرفع راسہ من الرکوع سے لا
... اکا ہے، کہ جب رکوع کا ارادہ کرتے اور رکوع سے ہاتھ اٹھاتے تو رفع یدین نہیں کرتے
... یہ "تو" پیچھے لگے گا یا آگے لگے گا۔

ایک راوی نے تو صرف اتنا کہا کہ ہاتھ اٹھاتے تھے اس نے یہ نہیں کہا کہ کندھوں تک ... تھے۔

دوسرے نے یہ کہہ دیا کہ کندھوں تک اٹھاتے تھے۔ تو کہتے ہیں کہ اس کے بعد ایک راوی ... بھی کہا کہ ولا یرفع بین السجدتین کہ دونوں سجدوں کے درمیان ہاتھ نہیں اٹھاتے ... جیسے یہ ایک زائد بات پہلے کس بنسبت کہی جا رہی ہے اور یہ اس سے الگ ہے۔ اس طرح یہ ... زائد بات بعد میں کہی گئی تو وہ سجدوں کی رفع یدین کا ذکر ہو گیا اور یہ رکوع کی۔

(اب طالب الرحمٰن نے لوگوں کو سمجھانا شروع کیا)

مولوی طالب الرحمٰن۔

کہ تین شاگرد ایک سے روایت کر رہے ہیں ایک ایک سے کہ جب نماز شروع کرتے تو ... یدین کرتے یہاں تک کہ برابر کر لیتے، بعض نے کہا کندھوں کے برابر کر لیتے۔ یہ بعض جو کہہ ... رہے ہیں یہ اس کے خلاف ہے یا اس کی تشریح ہے؟۔

یہ تین آدمی ہیں ایک نے کہا برابر کرتے تھے دوسرے نے کہا کہاں تک برابر کرتے تھے، تیسرے نے کہا کندھوں تک برابر کرتے تھے۔ یہ پہلے کی تشریح ہے کہ نہیں؟۔ پہلے ہی کی تشریح ہے۔

اس طرح یہاں بھی ہے ایک کہتا ہے لا یرفعھما کہ رفع یدین نہیں کرتے تھے وقال بعضھم لا یرفع بین السجدتین یہ پہلے کی تشریح ہوگی، جیسا کہ پیچھے گزرا۔

اگر یہ حدیث رفع یدین نہ کرنے کی ہے تو کیا محدث اندھا اور پاگل تھا کہ اس کو رفع یدین کے باب میں لاتا ہے۔ یہ میرا ایک پوائنٹ۔ دوسرا پوائنٹ باب والا ہے، رکوع کا تعلق رفع

یدیہ کے ساتھ ہے، اس پر دلیل کیا ہے؟۔ میری دلیل یہ ہے کہ یہ باب جو باندھا ہے
کرنے کا ہے، نہ کہ نہ کرنے کا، تو حدیث بھی رفع یدین کرنے کی ہونی چاہیے۔ اگر
یدین نہ کرنے کا ہوتا تو حدیث بھی رفع یدین نہ کرنے کی ہوتی۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ یہ کہہ رہا ہے حدثنا الربیع عن الشافعی عن ابن عیینہ
اس طرح حدیث بیان کی۔ مولوی صاحب سے پوچھیں کہ اگلی جو حدیث آ رہی ہے وہ رفع
کرنے کی آ رہی ہے یا نہ کرنے کی۔

تیسری دلیل ابوداؤد بھی اسی طرح نقل کر رہے ہیں ابوداؤد سفیان سے، وہ زہری
سالم عن ابیہ سے۔ اس کی مثل نقل کرتے ہیں اذا افتتح الصلوۃ جب نماز شروع کرتے تو
یدین کرتے، یہاں تک کہ کندھوں کے برابر کر لیتے۔ اور جب رکوع کرتے یا رکوع سے اٹھا
تے اس وقت بھی رفع یدین کرتے یہاں بھی لا یرفعھما نہیں ہے بلکہ ولا یرفع بین
السجدتین ہے کہ سجدوں میں نہیں کرتے تھے۔

یہ باب بھی رفع یدین کا ہے اور حدیث بھی رفع یدین کی ہے، مسند ابی عوانہ کے بارے
میں گفتگو کر رہا تھا اس میں محدث باب باندھ کر یہ بیان کر رہا ہے کہ میں رفع یدین کی حدیثیں لا رہا
ہوں۔ پہلی حدیث بھی رفع یدین کی لایا ہے دوسری بھی تیسری بھی چوتھی بھی، آخر کار باب ختم ہو
گیا۔

پہلی بات یہ ہے کہ وہ یہ کہہ رہا ہے رفع یدین کرنے کا باب ہے، نماز شروع کرتے وقت
اور رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت اور سجدوں میں نہیں کیا کرتے تھے۔ پہلا پوائنٹ
میرا یہ ہے۔

دوسری بات یہ کہ تین آدمی جو روایت کر رہے ہیں، یہ ایک دوسرے کی تشریح کر رہے
ہیں ایک کہتا ہے کہ ہاتھ برابر کرتے تھے ساتھ اسکی تشریح کرنے والا بیٹھا ہے وہ کہتا ہے حذو
منکبیہ کہ کندھوں تک کرتے تھے۔ اسی طرح ایک نے کہا لا یرفعھما کہ رفع یدین نہیں

تے تھے دوسرے نے تشریح کر کے کہا و لا یرفع بین السجدتین کہ سجدوں میں نہیں
تے تھے اور محدث نے آگے فیصلہ کیا والمعنیٰ واحد.
جب انہوں نے یہ دیکھا کہ ایسا لگ رہا ہے کہ دو شاگرد آپس میں اختلاف کر رہے ہیں
ایک کچھ کہہ رہا ہے اور دوسرا کچھ کہہ رہا ہے محدث نے کہا والمعنیٰ واحد دونوں کے جھگڑے کا
نی ایک ہے، یعنی کیا و لا یرفع بین السجدتین سجدوں میں نہیں کرتے تھے۔ والمعنی
واحد کا مطلب یہ ہے کہ دونوں شاگرد جو جھگڑ رہے ہیں ان دونوں کے کہنے کا مطلب یہ ہے
لا یرفع بین السجدتین کہ سجدوں کے درمیان نہیں کرتے تھے۔ یہ ایک دوسرے کی تشریح
ا تا ہے جیسے پہلے کی تشریح کی ہے۔
اصل بات یہ ہے کہ مولوی صاحب اپنے امام سے ہی نہیں دکھا سکتے، کہ ان کا امام یہ کہے
ا رفع یدین منسوخ ہوگئی ہے، یہ تو اپنے امام کے مقلد ہیں اور اپنے امام کے پیچھے چلتے ہیں امام
اعظم ابو حنیفہؒ کے مقلد ہیں۔ یہ دکھاتے کیوں نہیں کہ امام صاحب یوں فرما رہے ہیں، یا یہ امام
صاحب سے دکھا دیں کہ انہوں نے فرمایا ہو کہ ترک ہوگئی ہے۔ اس لئے کہ امام صاحب سے یہ
بات ثابت نہیں اور میں نے آپ کو پہلے بتا دیا تھا کہ مقلد کے لئے امام کا قول ہونا ضروری ہے۔
کیونکہ اس نے اپنے امام کے پیچھے چلنا ہے۔
ان میں بھی بہت زیادہ اختلاف ہے ان کا ایک مولوی کہتا ہے کہ رفع یدین منسوخ، انور
شاہ کہتا ہے ایک حرف بھی منسوخ نہیں، امام طحاوی کہتا ہے منسوخ، انور شاہ کہتا ہے کہ امام طحاوی
غلط کہتا ہے، ایک حرف بھی منسوخ نہیں۔ ایک کہتا ہے کرنا اولی ہے اور دوسرا کہتا ہے نہ کرنا اولی
ہے، ان کے سترہ مذہب ہیں رفع یدین کے بارے میں۔ مختلف گروپ انہوں نے بنائے ہیں۔
ایک کہتا ہے کرنی چاہیے، دوسرا کہتا ہے نہیں کرنی چاہیے، ایک کہتا ہے ترک ہوگئی، ایک کہتا ہے
منسوخ ہوگئی۔ دوسرا کہتا ہے کہ نہیں ہوئی۔
جب ان میں آپس میں اتنا جھگڑا ہے تو ہمیں کس کا قول دکھائیں گے۔ انکا مولوی

عبدالحی لکھنوی لکھتا ہے کہ کرنا نہ کرنے سے بہتر ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ رفع یدین کے روا
ہیں، صحابہ کے بہت زیادہ افراد رفع یدین فرمایا کرتے تھے اور جو ترک کے ہیں وہ قلیلۃ
مع عدم صحۃ طرق اور انکی روایات بھی ضعیف ہیں۔

مولانا محمد امین صفدر صاحب۔

الحمد لله وكفى والصلوة والسلام على عباده

الذين اصطفى. اما بعد.

آپ حضرات غور فرمائیں یہ زہری اس کا شاگرد سفیان بن عیینہ ہے۔ سفیان بن
ایک شاگرد عبداللہ بن ایوب ہے دوسرا اسعدان بن نصر ہے تیسرا شعیب بن عمر ہے چوتھا علی
پانچواں حمیدی ہے۔

یہ **لایرفعھما** والی روایت بیان کر رہے ہیں، مولوی طالب الرحمٰن اس سے اگلی حد
کو اس کے خلاف بنا کر غلط کر رہا ہے۔ اس میں زہری کا شاگرد سفیان بن عیینہ نہیں ہے بلکہ ما
ہے، وہ الگ روایت ہے، یہ الگ روایت ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ ان دونوں میں کوئی اختلاف
نہیں ... جب ہوتا جب ایک میں ساری عمر کا لفظ ہوتا اور دوسری میں نفی ہوتی۔

ایک آدمی یہ کہے کہ نبی اکرم ﷺ نبوت کے بعد مکہ مکرمہ میں رہے، دوسرا کہتا ہے مد
منورہ میں رہے، اس میں کوئی اختلاف نہیں۔ اختلاف تب پیدا ہوگا جب کوئی آدمی یہ کہے کہ
حضرت ﷺ ساری عمر دعوئی نبوت کے بعد مکہ مکرمہ میں رہے۔ اب مدینہ والی بات کو غلط کہنا
پڑے گا، جب تک کسی طرف ساری عمر کا لفظ نہیں ہوگا اس وقت تک احادیث میں ٹکراؤ پیدا نہیں ہو
گا۔ اب پہلے انہوں نے مانا کہ جیسے ایک دفعہ بچی کو اٹھا کر نماز پڑھی تھی، ایسے ہی ایک دفعہ رفع
یدین بھی کی تھی۔

اب انہوں نے اذا کی بات کہی ہے، کہ اذا اس کے ساتھ چمٹا ہوا ہے۔ دیکھیں اس
بخاری شریف میں اذا کی مثال ہے۔

ان رسول اللہ قال اذا دخل احدکم المسجد

فلیرکع رکعتین قبل ان یجلس.

اذا کا معنی طالب الرحمٰن صاحب چمٹا کر رہے ہیں کہ جب بھی مسجد میں جاؤ تو دو رکعت نماز پڑھو۔اس کا مطلب یہ ہے کہ تحیۃ المسجد پڑھنی نفل ہے سنت ہے یا فرض ہے، ساری امت کا اتفاق ہے کہ یہ فرض نہیں ہے اور چمٹی ہوئی نہیں ہے۔ کہ جب بھی مسجد میں قدم رکھو دو رکعت نماز نفل پڑھو۔ وہی اذا جس کا معنی طالب الرحمٰن صاحب چمٹا کر رہے ہیں وہ یہاں موجود ہے۔ ہمارا مسلک یہ نہیں کہ کسی صحیح حدیث کا انکار کیا جائے۔ان کے کہنے کے مطابق بھی ثابت ہوا کہ ایک دفعہ رفع یدین ہوئی اب وہ باقی رہی یا نہ رہی۔اس سے یہ حدیث خاموش ہے۔

عقل ہر ایک کی کہتی ہے کہ اگر کی تو کرتے رہے ہوں گے، لیکن اس قیاس کے خلاف یہ حدیث مل گئی کہ نہیں کرتے تھے **لا یرفعھما**. یہ سارا زور اس پر لگا رہے ہیں کہ احادیث میں ٹکراؤ پیدا کریں، ٹکراؤ جب پیدا ہوگا جب ایک طرف کلیہ ہو کہ ساری عمر حضرت کرتے رہے، پھر نہ کرنے والی حدیثیں ٹکراتی ہیں۔اور اگر ایک مرتبہ کی اور پھر نہیں کی تو اس میں ٹکراؤ نہیں۔

جیسے حضرت ﷺ کچھ عرصہ مکہ مکرمہ میں رہے کچھ عرصہ مدینہ منورہ میں رہے۔ یہ جو بار بار آپ کو کہہ رہا ہے کہ یہ تشریح ہے۔آپ غور فرمائیں کہ **حتیٰ یحاذی بھما و قال بعضھم حذو منکبیہ** یہ اس کی تشریح نہیں بلکہ ایک زائد بات ہے۔

کہاں تک ہاتھ اٹھائے یہ پہلے راوی نے بیان نہیں کیا دوسرے نے ایک زائد بات بیان کی۔اس طرح **لا یرفعھما** الگ ہے۔

اگلی بات ایک راوی نے زائد بیان کی تشریح اور زائد بات میں فرق ہوتا ہے۔اب یہ سارا باب آپ کے سامنے ہے۔ یہ صرف اللہ کے نبی کی دو صحیح حدیثوں کو آپس میں ٹکرانا چاہتے ہیں۔کہ جو میرا عمل ہے اس میں ساری عمر کا لفظ نہیں اس لئے اس نے اذا کے لفظ سے استدلال کیا۔اذا کے بارے میں میں نے بتایا کہ اذا کی روایت بھی بخاری میں موجود ہے۔

اذا دخل احدکم المسجد فلیرکع رکعتین.

آج تک آپ نے نہیں سنا ہوگا کہ مسجد میں داخل ہونے والے ہر شخص پر دو رکعتیں لازمی اور ضروری ہیں۔ تحیۃ المسجد اور تحیۃ الوضو کو آپ سمجھتے ہیں ناں کہ اگر کوئی پڑھ لے تو ٹھیک ہے ورنہ ضروری نہیں اور وہی اذا یہاں موجود ہے۔ تو اس لئے یہ ٹکراؤ تب پیدا ہوگا جب غلط معنی ہوگا۔ ایک حدیث کا۔ اب یہ جو حدیث کا غلط معنی کر رہے ہیں یہ حدیث ان کے اس غلط معنی کے خلاف ہے حدیث کے خلاف نہیں۔

حدیث کے خلاف تو تب ہوتی جب اس میں ساری عمر کا لفظ ہوتا تو پھر واقعتاً جس میں نہ کرنے کا ذکر تھا وہ اس کے خلاف ہوتی، وہ سفیان بن عیینہ کی روایت ہے یہ مالک کی روایت ہے۔ یہ جو بار بار کہہ رہے ہیں کہ **مثلہ** کا تعلق اس کے ساتھ ہے مثلہ کا تعلق **لایرفعھما** کے ساتھ ہے نہ کہ اس کے ساتھ یہ جو بار بار یہ کہہ رہا ہے کہ **نحوہ** کا تعلق اس کے ساتھ ہے، اس کا تعلق اس کے ساتھ ہے، اس کے ساتھ تو ہے ہی نہیں۔ اس کا تعلق مالک والے طریق کے ساتھ ہے۔ مالک کا طریق الگ ہے اور اس کا تعلق اس کے ساتھ ہے جو سفیان بن عیینہ ہے زہری کے دو ساتھی ہیں انہوں نے دونوں معنوں کو بیان کر دیا کہ حضرت نے کی پھر چھوڑ دی۔

اب بات واضح تھی اس میں کوئی اختلاف نہیں، اختلاف تب ہوتا جب ایک دن ایک آدمی لاہور ہو اور دوسرے دن کراچی ہو اس میں کوئی اختلاف نہیں، اگر ایک وقت میں دو جگہ ہو اس میں اختلاف ہے، اس میں ایک تو وقت کا ذکر ہی نہیں ہے۔ اس میں یہی ہے کہ دو وقتوں کا الگ الگ ذکر ہے۔ اب یہ اللہ کے نبی کی دو حدیثوں کو آپس میں ٹکرا کے ایک کو غلط اور ایک کو صحیح بنا رہا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ دونوں حدیثیں اپنی اپنی جگہ صحیح ہیں۔ اور ان میں کوئی ٹکراؤ نہیں۔ اس میں رفع یدین کرنے کا ذکر ہے اور اس میں پھر چھوڑ دینے کا ذکر ہے۔ اس میں کوئی اختلاف نہیں یہ الگ الگ وقتوں کی بات ہے۔

میں بار بار عرض کر رہا ہوں کہ اختلاف تب ہوتا کہ ایک طرف ساری عمر کا لفظ آتا تو پھر

... ان کی بات کو غلط کہنا پڑتا، پھر حقیقی ٹکراؤ پیدا ہوتا۔ اور جب ساری عمر کا لفظ اس میں نہیں
... وہ خود مانتے ہیں کہ جتنا ثبوت بچی کو اٹھا کر نماز پڑھنے کا ہے اس سے زیادہ رفع یدین کا
... اللہ کے نبی پاک کی دو حدیثوں میں غلط ترجمہ کر کے ٹکراؤ پیدا کرنا یہ خود ایک گناہ کبیرہ
...

اب یہ جو حدیث ہے اس حدیث کے خلاف نہیں یہ جو غلط ترجمہ کر رہے ہیں ساری عمر والا
اس کے خلاف ہے۔ اب اگر یہ اپنا غلط ترجمہ چھوڑ دیں ساری عمر والا، تو جس طرح ہمیں ان میں
... نظر نہیں آ رہا اسی طرح انہیں بھی اختلاف نظر نہیں آئے گا۔

لیکن یہ اللہ کے نبی پاک کی حدیث کو چھوڑیں گے ہمیں بے ایمان کہیں گے لیکن اپنا غلط
ترجمہ چھوڑنے کے لئے تیار نہیں۔ یہ جو ساری عمر کا ترجمہ کر رہا ہے یہ بتائے کہ کس لفظ کا ترجمہ
ساری عمر کر رہا ہے۔ اور ہمارے ہاں یہ بات نہیں ہوتی کہ اللہ کے نبی کی حدیثوں کو آپس میں خواہ
مخواہ ٹکرایا جائے۔ یہ ترجمہ غلط کر کے اس میں ٹکراؤ پیدا کر رہا ہے۔ جب تک اس حدیث میں
ساری عمر کا لفظ نہ ہو حدیث اسکے خلاف ہے ہی نہیں۔ کل میں لیاقت پور میں تھا آج میں یہاں
ہوں اس میں کون سی اختلاف کی بات ہے۔ اب اگر یہ ہو کہ میں ہمیشہ لیاقت پور میں ہی ہوں تو
پھر میرا یہاں آنا غلط ہو گیا۔

اب یہ کبھی محدث کو پاگل بنانے کی کوشش کرتا ہے، حالانکہ بات اس میں کچھ بھی
نہیں۔ بات یہ ہے کہ ایک حدیث سفیان بن عیینہ کے طریق سے ہے اس کے پانچ شاگرد ہیں یہ
مالک کے طریق سے ہے اس میں رفع یدین کرنے کا ذکر ہے ایک آدھ مرتبہ۔ اس کے بعد رہی یا
نہیں رہی اس میں ہے کہ باقی نہیں رہی۔ اب دیکھیں اس میں کوئی ٹکراؤ نہیں جیسے وہ خود ہی کہتے
تھے کہ ایک وقت نماز میں باتیں ہوتی تھیں ایک وقت بند ہو گئیں۔ ایک وقت بیت المقدس کی
طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے ایک وقت منع ہو گئی۔

اب یہ غلط ترجمہ کر کے صحیح احادیث میں ٹکراؤ پیدا کر رہے ہیں اور ہم ان کا غلط ترجمہ نہیں

مانتے تاکہ احادیث میں ٹکراؤ ہی نہ رہے۔ اب یہ اپنا غلط ترجمہ چھوڑنے کو تیار نہیں اور اللہ
پاک کی احادیث کو بار بار غلط کر رہے ہیں۔ اور لا یرفعھما کا ترجمہ رفع یدیہ کررہا ہے۔
بھی ایسا انسان کرنے کے لئے تیار نہیں جس کو لا کا معنی آتا ہے۔ اب کل کو یہ لا الہ الا اللہ کا
کریں گے کہ اللہ کے سوا اور بھی معبود ہے۔ تو ان کا ترجمہ کوئی نہیں سنے گا۔

مولوی طالب الرحمن۔

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ

باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

لیجئے میں آپ کو ایک سچے کی بات بتلاتا ہوں۔ جو حدیث مولوی صاحب نے پڑھی
ہے۔ مولوی صاحب یہ کہہ رہے تھے کہ زہری عن سے روایت کررہا ہے۔ زہری مدلس ہے اس کی
روایت قابل قبول نہیں۔ اس روایت میں بھی زہری عن سے روایت کررہا ہے اس لئے یہ روایت نا
قابل قبول ہے ہی نہیں۔ جھگڑا یہی چل رہا تھا۔ میں نے کہا تھا کہ میں نے جو روایت پڑھی ہے
وہاں اخبرنی ہے، اس میں زہری عن سے روایت نہیں کررہا۔

دوسری بات انہوں نے یہ کی اذا دخل احدکم المسجد فلیرکع رکعتیں
جب تم میں سے کوئی آدمی مسجد میں آئے تو دو رکعتیں پڑھ لے۔ اب یہ کہتے ہیں کہ دو رکعتیں
پڑھنا ثواب ہے نفل ہے فرض تو نہیں۔ یہی کہا ہے انہوں نے ہم کہتے ہیں سنت تو ہے۔ دو رکعتیں
پڑھنا سنت تو ثابت ہوگیا، اس طرح رفع یدین کا کرنا بھی ثابت ہوگیا۔

ایک اور فرق بتاتا ہوں وہاں ہے اذا دخل احدکم یہاں ہے کان یرفع یدیہ
اذا افتتح الصلوۃ۔ اسی طرح مولوی صاحب وہاں بھی کان بھی دکھادیں اور اذا بھی دکھادیں
پھر بات بنے گی۔

اور پھر جب وہاں دو چیزیں ہیں جس طرح مسجد میں جاتے ہوئے دو رکعت پڑھیں ہم
مانتے ہیں کہ سنت ہے۔ یا تو یہ کہیں کہ سنت نہیں ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ کل میں لیاقت پور میں

ان یہاں ہوں والمعنی واحد۔ وہاں یہ ہو رہا ہے کہ تین راوی بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہاں ہے ایک آدمی ہے ہاں یہ ہوتا کہ یہ جاتے رحیم یار خاں تین آدمیوں نے ان کو دیکھا ہوتا۔ ایک آدمی کہتا کہ میں نے رحیم یار خان دیکھا صدر میں پھر رہے تھے۔ ۲۵ تاریخ کو۔

میں نے ۲۵ کو دیکھا سکول میں پھر رہے تھے۔ تیسرا کہے میں نے مولوی صاحب کو دیکھا مسجد میں نماز پڑھا رہے تھے۔ والمعنی واحد کہ معنی ایک ہے۔ تین آدمی اختلاف کر رہے تھے، ایک کہتا ہے صدر میں پھر رہے تھے، دوسرا کہتا ہے کہ نماز پڑھا رہے تھے، تیسرا کہتا ہے کہ سکول میں تھے۔ معنی تینوں کا ایک ہے، رحیم یار خان میں تھے۔

یہاں ایک آدمی کی بات نہیں ہو رہی کہ وہ کہہ رہا ہے میں نے وہاں دیکھا ہے، پھر وہاں دیکھا، کہ اختلاف ہو۔ بلکہ تین آدمیوں کا جھگڑا ہے۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ ساری عمر کا جو نہیں تو ایک دفعہ کا ہے۔ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ جب آپ رکوع کریں گے تو رفع یدین کریں گے۔ جب رکوع سے سر اٹھائیں گے۔ مسجد والا حکم یہ فرض ہے یا سنت یہ حکم پر بحث ہے، لیکن اللہ کے رسول ﷺ سے یہ بات ثابت تو ہے۔

انہوں نے پھر یہ پیش کی سفیان بن عیینہ عن الزہری۔ اب میں ان کے مولوی کی کتاب سے لکھا ہوا دکھاتا ہوں کہ یہ رفع یدین کرنے کی حدیث نہیں۔ پہلے تو یہ کہیں کہ آپ اس حدیث کو پیش ہی نہیں کر سکتے کیونکہ اس میں زہری ہے جو مدلس ہے۔

دوسری بات یہ کہ یہ خود ذکر اد یہ اد کر رہے ہیں۔ سفیان بن عیینہ کی علیحدہ جو حدیثیں ہیں ان کے مولوی کی کتب میں بھی نکل آئی۔ یہ ساری حدیثیں رفع یدین کرنے کی آ رہی ہیں۔ ابوداؤد میں اور امام شافعی والی بھی نکل آئی یہ ساری حدیثیں رفع یدین کرنے کی آ رہی ہیں کیا وجہ ہے کہ صرف یہی گڑبڑ کر رہی ہے۔

ان حدیثوں میں ولا یرفعهما نہیں ہے۔ اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ یہ جو محدث کہہ رہا ہے والمعنی واحد۔ تین کا اختلاف انہیں نظر آ رہا ہے کہ تین اختلاف کر رہے

ہیں یہ کہتے ہیں کہ نیا معنی بیان کیا۔ حالانکہ اس نے کہا حتی یحاذی بھما دو برابر
دوسرے نے کہا کندھوں کے برابر کرتے تھے۔ یہ جو نیا لفظ بیان کر رہا ہے یہ اس کی تشریح
ہے یا نیا معنی بیان کر رہا ہے؟۔ اس کی تشریح ہو رہی ہے۔ وہ کہتا ہے کندھوں کے برابر
کہا تشریح کرتے ہوئے۔ یہ اس کے ساتھ مطابقت ہے اس کے خلاف نہیں۔ اس طرح
ایک کہتا ہے رفع یدین نہیں کرتے تھے **وقال بعضھم** بعض نے کہا **لا یرفع بین السجدتین**
سجدوں میں نہیں کرتے تھے۔ یہ بعض اس کے خلاف نہیں کہہ سکتا کیونکہ بعض نے پہلے بھی تشریح
ہے، یہاں بھی تشریح کرے گا۔ یہ تشریح اس کے مطابق ہوگی، مخالف نہیں ہوگی۔ میں کہتا ہوں
مسند ابی عوانہ کے اگر اسی صفحے پر اگر بات کرلیں اور کسی طرف نہ دیکھیں۔

پہلی بات تو یہ کہ مولوی صاحب کہ آپ حدیث ہی پیش نہیں کر سکتے کیونکہ آپ خود جرح
کر چکے ہیں۔

دوسری بات یہ کہ باب پڑھیں۔ اگر محدث اتنا پاگل تھا کہ باب کچھ دے رہا ہے اور
حدیث کچھ۔ تو اس کی کتاب اٹھانے کے لائق ہی نہیں اس کی کتاب پھینک دو۔ اگر محدث نے
عنوان کچھ باندھا ہے اور اندر حدیث کوئی اور بیان کی ہے، بورڈ کسی چیز کا لگایا ہوا ہے اندر سامان
اور رکھا ہوا ہے۔ تو ایسے محدث کی کتاب ہم اٹھا نہیں سکتے۔ اس کا حافظہ ہی نہیں تھا اس کو اتنا بھی علم
نہیں تھا کہ باب کیا باندھا ہے؟۔ حدیث کیا لکھی؟

اس لئے پہلی بات تو یہی ہے کہ اگر یہ حدیث رفع یدین نہ کرنے کی ہے تو اس کتاب کو
ایک طرف رکھ دو کہ محدث کہتا کچھ ہے اور لکھتا کچھ ہے **لم تقولون ما لا تفعلون.**

(کاش طالب الرحمٰن کو یہ آیت اس وقت یاد آتی جب وہ دنیا پور سے جھوٹا حوالہ دے کر
بھاگا اور آج تک نہ دکھا سکا جس فرقے کے نامور مناظر کا یہ حال ہو کہ محدثین کی بات آئے تو
قرآن کی آیات ان پر فٹ کرنے کے لئے یاد آجائیں اور اپنے نفوس کو بھول جائیں اور۔

﴿اتأمرون الناس بالبر وتنسون انفسکم.﴾

کا مصداق ہو اس کی جماعت کا کیا حال ہوگا۔

جس کی بہار یہ ہے اس کی خزاں نہ پوچھ

(تمہ، عالم)

قول اور عمل میں مطابقت ہونی چاہیے۔ اس لئے پہلی بات یہ ہے کہ اگر حدیث رفع یدین نہ کرنے کی ہے تو اس کتاب کو ایک طرف رکھ دیں، کہ یہ تو کہتا کچھ ہے اور کرتا کچھ ہے۔ لم تقولون مالا تفعلون وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں۔ قول اور عمل میں مطابقت ہونی چاہیے۔

جب محدث کہہ رہا ہے کہ میں رفع یدین کی حدیث بیان کر رہا ہوں تو اسے رفع یدین کی حدیثیں ہی بیان کرنی چاہئیں۔ اگر وہ یہ نہ کرے تو وہ تو پاگل ہے، کہتا کچھ ہے کرتا کچھ ہے۔ قول اور عمل میں مطابقت نہیں۔ قول اور عمل میں مطابقت نہیں تیری کتاب ہی قابل قبول نہیں۔ اور اگر ہم یہ کہتے ہیں کہ اس کے قول اور عمل میں مطابقت ہے کہ باب بھی رفع یدین کا اور حدیث بھی رفع یدین کی۔ تو دلیل ہماری یہ ہے کہ کہ یہ رفع یدین کی ہے جو یہ حوالے دے رہا ہے وہ کتابیں جب ہم نے دیکھیں سب رفع یدین کی ہیں۔ اور جتنی آگے آرہی ہیں سب رفع یدین کی ہیں۔ اس باب میں کہیں بھی رفع یدین نہ کرنے کی نہیں ملتی۔

آگے اس نے رفع یدین نہ کرنے کا باب باندھا ہے، اگر یہ حدیث رفع یدین نہ کرنے کی ہوتی تو اس باب میں لے کر آتا۔ مولوی صاحب کو چاہیے کہ یہاں سے حدیث پڑھیں اور پھر یہ کہیں کہ یہ رفع یدین نہ کرنے کا باب ہے۔ یہاں سے حدیث پڑھ کے مجھ کو سنائے پھر میں اس کو جواب دوں گا۔ لیکن اس کو رفع یدین کرنے والے باب میں یہ نہ کرنے والی حدیثیں مل رہی ہیں۔

میں نے دنیاپور کے مناظرے میں کہا تھا کہ یہ اپنے امام کا قول لادیں کہ انہوں نے کہا ہو کہ رفع یدین منسوخ کر دی ہے۔ میں نے وہاں ایک لاکھ انعام کا کہا تھا آج ڈیڑھ لاکھ رکھتا ہوں

اپنے امام کا قول دکھا دیں۔ یہ الفاظ اپنے امام سے یہ دکھا دیں کہ رفع یدین منسوخ کر دی ہے، نبی نے ترک کر دی ہے، صحابہ نے ترک کر دی ہے۔ یہ الفاظ اپنے امام سے دکھا دیں۔ میں ڈیڑھ لاکھ روپے انعام دوں گا۔

میں نے دنیا پور میں بھی لاکھ روپیہ انعام رکھا تھا، آج پھر رکھتا ہوں۔ (۱)

مولانا محمد امین صفدر صاحب۔

الحمد لله وكفىٰ والصلوٰة والسلام على عباده الذين اصطفىٰ. امابعد.

یہ بات تو آج صاف ہو گئی کہ جو کہا کرتے تھے کہ حضرت ﷺ ہمیشہ رفع یدین کرتے تھے، پہلے بچی کو اٹھانے کے برابر رفع یدین کو مانا، اب تحیۃ المسجد کی طرح مانا، اور ہمیں کہتے ہیں کہ اس میں ذکر ہے، چلو آپ نفل ہی مان لیں۔ جیسے تحیۃ المسجد کو نفل مانتے ہیں، میں کہتا ہوں کہ ہم رفع یدین کو نفل مان لیتے، اگر اس کے بعد لا یرفعھما والی حدیث نہ ہوتی۔

ہم تحیۃ المسجد کو اس لئے نفل کہہ رہے ہیں کہ بعد میں لا یرکع رکعتین نہیں ہے۔ وہاں نفی موجود ہے اس لئے ہم اس کو نفل نہیں مانتے اور تحیۃ المسجد میں نفی نہیں ہے۔ اس لئے ہم اس کو نفل مانتے ہیں۔

(۱)۔ جب طالب الرحمٰن صاحب نے یہ کہا تو وہیں ایک آدمی نے پکڑ لیا کہ وہاں ہم نے کتاب پیش کر دی تھی اور آپکو کہا تھا کہ لاکھ روپے نکال کے رکھ ہم حوالہ پیش کرتے ہیں۔ لیکن آپ کے آدمی نے انگوٹھا دکھا دیا۔ ویسے میں طالب الرحمٰن صاحب کو مشورہ دیتا ہوں کہ یا تو آپ اتنی اونچی چھلانگیں نہ لگایا کریں یا پھر جب اپنے جھوٹے چیلنجوں کی وجہ سے پھنس جائیں تو ترنم سے ڈر کر آنسو نہ بہایا کریں۔

دوسرا جو اس نے یہ کہا ہے کہ ان کے مولوی طحاویؒ نے یہ لکھا ہے ابوعوانہ کے خلاف۔ ابو عوانہ میں ہے رکوع کے بعد لا یرفعھما۔ یہی ہے وہ جو آپ کو دکھا رہا تھا تو مثبت لفظ ہوتا ہے۔ رفع یدیہ. یایر فعھما وہ دکھایا اس نے؟۔ قطعاً نہیں دکھایا۔

اس نے طحاوی پر جھوٹ بولا ہے آپ نے دیکھا کہ کیا وہاں رکوع کے بعد یرفعھما کا لفظ ہے؟۔ غلط تو تب بنے گا کہ یہاں لا یرفعھما ہو اس کے مقابلے میں یرفعھما کا لفظ ہو وہاں قطعاً یہ لفظ موجود نہیں ہے۔

اس نے آپ کے سامنے جھوٹ بولا۔ اب میں اپنے دلائل بیان کرتا ہوں۔

اخبرنا مالک عن ابی نعیم حدثنا وھب بن کیسان عن جابر بن عبداللہ الانصاری انہ یعلمھم التکبیرۃ فی الصلوۃ قال فکان یامرنا ان نکبر کلما خفضنا ورفعنا.

امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ جابر بن عبداللہ انصاری ان کو جب نماز سکھاتے تھے تو انکو جھکنے کے وقت تکبیر یاد کرایا کرتے تھے،

حدثنا مالک عن ابن شھاب عن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب انہ قال کان رسول اللہ ﷺ یکبر فی الصلوۃ کلما خفض ورفع فلم تزل تلک صلوتہ حتیٰ لقی اللہ تعالی.

نبی اکرم ﷺ جب بھی نماز میں جھکتے اور کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور یہ آپ کی وہ نماز تھی جو آخر وقت تک رہی۔

میں بار بار یہ عرض کر رہا ہوں کہ رکوع اور تکبیر کے ساتھ آخری عمر کا لفظ آرہا ہے، لیکن رفع یدین کے ساتھ میرا مطالبہ قائم ہے، کہ یہ آخری عمر کا لفظ دکھائیں۔

حدثنا مالک عن ابن شھاب عن ابی سلمہ بن

عبدالرحمن بن عوف ان ابا هريرة كان يصلى بهم فكبر كلما خفض ورفع فاذا انصرف قال والله انى لاشبهكم صلوة برسول الله ﷺ.

عبدالرحمٰن بن عوف فرماتے ہیں کہ ہمیں ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی اور جب جھکے تکبیر کہی، اٹھے تو تکبیر کہی اور فرمایا اللہ کی قسم یہ نماز رسول پاک والی نماز ہے۔

اب وہ نماز کس طرح پڑھائی تھی۔

اخبرنا مالک اخبرنی نعیم المجمر وابو جعفر القاری ان ابا هريرة كان يصلى بهم فكبر كلما خفض ورفع قال ابو جعفر وكان يرفع يديه حين يكبر ويفتتح الصلوة.

انہوں نے جو نماز پڑھائی تھی پہلی تکبیر کے وقت رفع یدین کی تھی۔ اس کے بعد تکبیریں کہی تھیں اور اس نماز کے بارے میں انہوں نے قسم اٹھا کر فرمایا کہ اللہ کی قسم یہ نبی اقدس ﷺ والی نماز ہے۔

قال محمد السنة ان يكبر الرجل فى صلوته كلما خفض وكلما رفع واذا انحط للسجود كبر واذا انحط للسجود الثانى كبر.[1]

امام محمد مسئلہ بیان فرما رہے ہیں کہ جب رکوع اور سجدے میں جھکے تو صرف تکبیر کہے۔

فاما رفع اليدين فى الصلوة فانه يرفع اليدين حذو الاذنين فى ابتداء الصلوة مرة واحدة لم لا يرفع فى شيء

(۱)۔ موطا امام محمد ص ۹۰۔

من الصلوۃ بعد ذالک وھذا کلہ قول ابو حنیفۃ وفی ذالک آثار کثیرۃ.

رفع یدین کا مسئلہ ہے کہ صرف پہلی تکبیر کے وقت رفع یدین کیا جائے اس کے بعد نہ [illegible] اور یہی قول امام ابوحنیفہ کا ہے۔

اس نے دنیا پور میں مجھ سے اسی کا مطالبہ کیا تھا کہ آپ اپنے امام سے رفع یدین کا نہ کرنا ثابت کریں۔ اس نے لاکھ روپے کا چیلنج بھی دیا تھا لیکن جب میں نے یہ حوالہ دکھایا اور [illegible] صاحب نے فوراً کہا لاکھ روپے دو۔ اور اس وقت اس نے جو سب لوگوں کے سامنے [illegible] میں اس وقت جو لوگ موجود تھے سارے گواہ ہیں۔

آگے سنیں۔

وقال محمد اخبرنا محمد بن ابان بن صالح عن عاصم بن کلیب الجرمی عن ابیہ قال رایت علی ابن ابی طالب رفع یدیہ فی التکبیرۃ الاولی من الصلوۃ المکتوبۃ ولم یرفعھما فی ماسویٰ ذالک.

کہ حضرت علی پہلی تکبیر کے وقت رفع یدین کرتے تھے پھر نہیں کرتے تھے۔

قال محمد اخبرنا محمد بن ابان بن صالح عن حماد عن ابراھیم النخعی قال لا ترفع یدیک فی شیء من الصلوۃ بعد التکبیرۃ الاولیٰ.

امام ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ پہلی تکبیر کے بعد کسی جگہ رفع یدین کرنا ثابت نہیں،

محمد اخبرنا یعقوب بن ابراھیم اخبرنا حصین بن عبدالرحمن قال دخلت انا وعمر بن مرہ علی ابراھیم

النخعی۔

کہتے ہیں ہم ابراہیم نخعی پر داخل ہوئے۔

قال عمرو حدثنی علقمة بن وائل الحضرمی عن ابیہ انہ صلی مع رسول اللہ ﷺ فراہ یرفع یدیہ اذا کبر واذا رکع واذا رفع قال ابراھیم ما ادری لعلہ لم یر النبی ﷺ یصلی الا ذالک الیوم فحفظ ھذا منہ ولم یحفظہ ابن مسعود واصحابہ ما سمعتہ من احد منھم انما کانو یرفعون ایدیھم فی بداء الصلوۃ حین یکبرون۔

حضرت عمرو بن مرہ نے حدیث سنائی کہ حضرت وائل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع جاتے اور رکوع سے اٹھتے تو رفع یدین کرتے اس پر حضرت ابراہیم نخعی نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ حضرت وائل نے ایک دن کہیں حضرت ﷺ کو رفع یدین کرتے دیکھا ہو فحفظ ھذا منہ ولم یحفظہ ابن مسعود و اصحابہ۔ انہوں نے ایک دفع کی رفع یدین یاد رکھی۔

(کیونکہ یہ مسافر تھے اور باہر سے آئے تھے)

اور عبداللہ بن مسعود اور ان کے ساتھی جو ہمیشہ نبی اقدس ﷺ کے پاس رہتے تھے انہوں نے بھی اس رفع یدین کا بیان نہیں کیا تھا ما سمعتہ من احد منھم میں نے کسی ایک صحابی سے بھی نہیں سنا کہ وہ رفع یدین کا مسئلہ بیان کرتے ہوں۔

انما کانو یرفعون ایدیھم فی بداالصلوۃ حین یکبرون۔

(اور آنکھوں سے کیا دیکھا) کہ وہ صرف پہلی تکبیر کے وقت رفع یدین کرتے تھے۔

امام ابراہیم نخعی جو صحابہ کے شاگرد ہیں وہ اتنے زور سے اس مسئلہ کو بیان فرمارہے ہیں یہ مسئلہ تو ہم نے کبھی سنا ہی نہیں۔ ایک مسافر صحابی جو کہیں سے آیا تھا وہ دیکھ کر چلا گیا کہ آپ رفع یدین کررہے ہیں اس نے یہ مسئلہ بیان کر دیا۔ ورنہ وہ صحابہ جو دن رات نبی اقدس ﷺ کی خدمت میں رہتے تھے ان سے نہ تو ہم نے یہ مسئلہ سنا اور نہ کبھی صحابہ کو پہلی تکبیر کے بعد رفع یدین کرتے دیکھا۔

آگے سنیں۔

قال رأيت ابن عمر يرفع يديه حذاء اذنيه في اول تكبيرة افتتاح الصلوة ولم يرفعهما في ما سوىٰ ذالک (موطا امام محمد ص ۹۰)

فرماتے ہیں میں نے ابن عمرؓ کو دیکھا کہ نماز شروع کرتے وقت اپنے ہاتھوں کو اپنے کانوں تک اٹھاتے اور اس کے علاوہ نہیں اٹھاتے تھے۔

قال محمد اخبرنا ابوبكر بن عبدالله النهشلي عن عاصم بن كليب الجرمي عن ابيه وكان من اصحاب علي ان علي بن ابي طالب كرم الله وجهه كان يرفع يديه في التكبيرة الاولىٰ التي يفتتح بها الصلوة ثم لا يرفعهما في شيء من الصلوة.

امام محمدؒ فرماتے ہیں خبر دی ہمیں ابوبکر بن عبداللہ النہشلی نے عاصم بن کلیب سے وہ اپنے باپ سے جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھیوں میں سے تھے کہ حضرت علیؓ ابن ابی طالب پہلی تکبیر جس کے ساتھ نماز شروع فرماتے اس میں رفع یدین کرتے پھر نماز میں کسی جگہ بھی رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

عن ابن مسعود انه كان يرفع يديه اذاافتتح الصلوة.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ وہ پہلی تکبیر کے وقت رفع یدین کرتے تھے پھر نہیں کرتے تھے۔

جو روایت انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کی پڑھی تھی اس میں ایک رفع یدین کرنے کا ذکر اس کے سارے راوی مدینہ منورہ کے ہیں۔ امام مالکؒ بھی مدینہ میں رہتے تھے ان کے امام زہری بھی مدینہ میں رہتے تھے۔ سالم بھی مدینہ منورہ میں رہتے تھے، میں نے پہلے بتایا کہ سب سے پہلا تو یہ ہے کہ اس حدیث پر خود حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے عمل نہیں کیا۔ کیونکہ وہ خود رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

یہ کتاب مدینہ کے امام، امام مالکؒ کی ہے۔

قال مالک لا اعرف رفع اليدين في شيء من تكبير الصلوة لا في خفض ولا في رفع الا في افتتاح الصلوة يرفع يديه شيأ خفيفاًقال ابن قاسم كان رفع اليدين عند مالک ضعيفاً الا في تكبيرة الا حرام.

امام مالک جو تبع تابعین میں سے ہیں اور مدینہ کے امام ہیں، ساری زندگی مدینہ میں گزاری، وہ فرماتے ہیں۔ میں نے مدینہ منورہ میں کسی ایک آدمی کو بھی پہلی تکبیر کے بعد رفع یدین کر کے نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔

یہ خیر القرون کا زمانہ ہے، بہترین زمانہ ہے۔ اور مدینہ وہ شہر ہے جہاں ساری دنیا سے لوگ حاضر ہوتے ہیں، تو مدینہ منورہ سے اس کی نفی کرنی پورے عالم اسلام سے اس کی نفی ہو رہی ہے۔

اب یہ حدیث (حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ جس میں رفع یدین کا ذکر ہے) مدینہ منورہ میں بیان کی گئی لیکن ساتھ امام مالکؒ نے یہ بھی بیان کر دیا کہ اہل مدینہ سے ایک بھی اس پر عمل کرنے والا

۔۔ امام مالکؒ نے یہ بھی فرمایا کہ پہلی تکبیر کے بعد رفع یدین ۔ نے والی حدیثیں ضعیف

۔۔وی طالب الرحمن۔

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم اما بعد فاعوذ

باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

۔ولوی صاحب نے احادیث پڑھنی شروع کی ہیں، میں ان احادیث کے بارے میں

۔۔۔ل۔ پہلی دو حدیثیں پڑھیں کہ جابر بن عبداللہ اٹھنے اور جھکنے پر تکبیر یاد کروایا کرتے

۔ ۔ اب اس میں اختلاف کرتے ہیں۔ اختلاف تو تب ہو وہاں یہ بھی موجود ہو کہ رفع یدین

۔ تے تھے۔ عدم ذکر سے نفی تو ثابت نہیں ہوتی۔ لہذا یہ دونوں حدیثیں ہمارے خلاف نہیں

میں نے کہا تھا کہ اپنے امام کا قول پیش کر دیں، ایک لاکھ کی بجائے ڈیڑھ لاکھ دوں

۔ں نے کہا تھا کہ یہ حدیث پیش کر دیں کہ رفع یدین منسوخ ہوگئی، یا متروک، کیا ہوا ہے؟۔ یہ

۔۔۔منیفہ سے پیش کر دیں۔ میں نے یہ الفاظ ٹیپ کروائے تھے۔ اگر مولوی صاحب اب بھی یہ

۔۔۔ لفا دیں میں انعام دوں گا۔

مولوی صاحب نے ثابت کیا کہ امام صاحب نے فرمایا ہے کہ رفع یدین نہ کرو۔ میں نے

۔ ۔آپ سے مانگا ہے۔ دنیاپور میں بھی یہی آپ سے مانگا تھا کہ اپنے امام کا یہ دعویٰ پیش کرو کہ

۔۔ ین نہ کرو، کیوں نہ کرو، کہ منسوخ ہوگئی تھی، متروک ہوگئی ہے، عدم رفع یدین افضل ہے یا کیا

۔ ا ہے۔

اب دکھادیں اب دینے کے لئے تیار ہیں۔

(طالب الرحمن صاحب مشرکین مکہ کی طرح دلیل خاص کا مطالبہ کر رہے ہیں کہ جو الفاظ

۔ ں زبان سے نکل گئے ہیں یہ اپنے امام سے کہلوا دو تو میں مانوں گا ورنہ نہیں۔)

مولوی صاحب نے اب چار حدیثیں پڑھی ہیں دو ایسی پڑھی ہیں کہ جس میں ا

نہیں۔ جو دوسری دو پڑھی ہیں ان میں سے پہلی حدیث میں محمد بن ابان بن صالح ہے۔

کتاب کے ص ۲۸۷ پر لکھا ہوا ہے۔

ضعفہ ابوداؤد وابن معین وقال البخاری لیس بالقوی وقیل کان مرجیاً.

ابو داؤد کہتے ہیں کہ یہ ضعیف ہے، ابن معین کہتے ہیں یہ ضعیف، امام بخاری کہتے ہیں

یہ قوی ہی نہیں اور اس کے بعد کہتے ہیں کہ وہ مرجی تھا۔ مرجی وہ فرقہ ہے کہ جس کے بارے

پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی فرماتے ہیں یہ گمراہ فرقہ ہے۔ مولوی صاحب ان کی حدیث

پڑھ رہے ہیں۔

دوسری حدیث پڑھی اس میں بھی محمد بن ابان آ گیا وہ بھی گئی۔

اب نبی کو چھوڑ کر صحابہ پر آئے ہیں لیکن انشاء اللہ صحابہ پر بھی ہاتھ نہیں پڑے گا۔ صحا

عمل بھی نہیں دکھا سکیں گے۔ پہلے نبی کے عمل کا فیصلہ تو کر لیں کیونکہ ہم نے نبی ہی کی اتباع

ہے۔

(گویا طالب الرحمٰن کے نزدیک صحابہ ؓ کا عمل نبی ﷺ کے عمل کے خلاف اور صحا

اتباع نبی کی اتباع نہیں، یہ صرف طالب الرحمٰن کا ہی مذہب نہیں بلکہ سارے غیر مقلدین کا

عقیدہ ہے کہ صحابہ معیار حق نہیں، صحابہ کے بارے میں غیر مقلدین روافض سے کم نہیں ہیں)

نبی ﷺ سے بھاگو گے صحابہ کے پیچھے آ ؤ گے وہاں بھی تمہیں پکڑیں گے۔ کوئی ایا

روایت ہی دکھا دیں۔

قال محمد اخبرنا محمد بن ابان. امام محمد پر جرح نہیں کرتا چھوڑ دیتا ہوں آ

محمد بن ابان آ رہا ہے حضرت یہ وہی ہے جو ضعیف ہو چکا ہے۔

چوتھی حدیث پڑھی ہے یہ ہے ابو بکر بن عبداللہ النہشلی کی۔ میزان الاعتدال میں یہ

واضح طور پر موجود ہے کہ یہ راوی ضعیف ہے اور اس کی روایت قابل قبول نہیں۔ مولوی صاحب نے چار روایات پیش کیں، چاروں ان کے گھر میں واپس آ گئیں۔ ابن حبان نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔ یہ آدمی وہم کا مریض بن گیا تھا **و لا یعلم** اس کو کچھ پتا ہی نہیں **یخطی** خطائیں کرتا تھا **لا یفھم** اس کو فہم نہیں تھی۔ **بطل الاحتیاج به** اس کی حدیث لینا باطل ہے۔

مولوی صاحب کی چاروں روایتیں گئیں، مولوی صاحب ابوعوانہ پر زور لگا رہے تھے کہ اس میں **لا یرفعھما** ہے میں نے ثابت کیا تھا کہ اس میں زہری ہے اور زہری کو آپ بھی مدلس کہتے ہیں۔ اس لئے اس کی روایت تو قبول نہیں۔

مولوی صاحب نے کہا ہے کہ مدینے میں کوئی آدمی ملتا ہی نہیں تھا جو رفع یدین کرنے والا ہو۔ جبکہ ان کے اپنے مولوی کہتے ہیں کہ رفع یدین کرنے والے جم غفیر تھے۔ جبکہ ترک رفع یدین کے راوی قلیل ہیں۔ نیز وہ حدیثیں ہی صحیح نہیں تھیں، کیونکہ انکے طرق ہی صحیح نہیں تھے۔

امام محمدؒ مقلد تھے امام ابوحنیفہؒ کے اور دلیل پکڑ رہے ہیں امام مالکؒ سے کہ مدینے میں تو کوئی نظر ہی نہیں آتا رفع یدین کرنے والے۔

(معلوم ہوتا ہے طالب الرحمٰن صاحب امام مالکؒ کا قول جو انہوں نے رفع یدین کے بارے میں فرمایا۔

لا اعرف رفع الیدین فی شیء میں تکبیر الصلوة لا فی خفض و لا فی رفع الا فی افتتاح الصلوة.

کہ میں افتتاح صلوٰۃ کے علاوہ جھکتے اور اٹھتے وقت نماز کی تکبیروں میں رفع یدین کو نہیں جانتا۔ کا جواب دینے سے عاجز آ گئے ہیں، اور بجائے اس پر اعتراض کرنے کے اب حضرت پر اعتراض کر دیا کہ اپنے امام کا قول پیش کرو، لیکن طالب الرحمٰن کو شاید یہ معلوم نہیں کہ اگر دوسروں سے اپنے مسلک کی تائید پیش کرنا زیادہ وزن رکھتا ہے)

پہلے انہوں نے ابوعوانہ کی حدیث پیش کی میں نے اس پر جرح کر دی، اب موطا امام محمدؒ

سے صحابہ کے اقوال یاد آ گئے۔

مولوی صاحب صحابہ کے پاس نبی ﷺ کو چھوڑ کر جاؤ گے تو وہ بھی فرمائیں گے۔۔۔

جاؤ۔ انہوں نے کہا ہے کہ کوئی بھی رفع یدین کو نہیں جانتا تھا۔ حالانکہ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ اس کو نقل کرنے والے علی، وائل بن حجر، مالک بن حویرث، انس، ابوحمید، ابواسید وسعد ابن سعد بھی ابن مسلمہ، ابوقتادہ ابوموسیٰ اشعری، جابر، یہ کہتے تھے دیکھنے کو ملتا ہی نہیں تھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اتنے آدمی تھے۔ (۱)

(۱)۔ طالب الرحمٰن صریح دھوکہ دینے کی کوشش کررہا ہے کیونکہ حضرت امام مالکؒ کے قول کا تعلق عمل سے ہے۔ کہ کسی کو عمل کرتے نہیں دیکھا، اور امام ترمذی روایت کے متعلق فرما رہے ہیں کہ اتنے راویوں نے روایت کی۔ روایت کرنا اور ہے اور روایت پر عمل ہونا اور ہے۔ اس بات کے ثابت کرنے سے کہ اتنے آدمیوں نے اس حدیث کو روایت کیا ہے، یہ کہاں لازم آتا ہے کہ انہوں نے عمل بھی کیا۔ اس لئے کہ روایت تو منسوخ احادیث کی بھی کی جاتی ہے، لیکن اس پر عمل نہیں کیا جاتا۔ اسی طرح شاذ عمل کی روایت بھی کردی جاتی ہے، لیکن اس پر عمل نہیں ہوتا۔

جیسے حضرت امامہ بنت عاص کو اٹھا کر نماز پڑھنا، اسکو امام مالک عامر بن عبداللہ بن زبیر سے وہ عمرو بن سلیم زرقی سے وہ ابوقتادہ انصاری سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے امامہ بنت عاص کو اٹھا کر نماز پڑھی۔

لیکن ان رواۃ میں سے کسی نے بھی اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے بچی کو اٹھا کر نماز نہیں پڑھی۔ اب ان کا اس حدیث کو روایت کرنا اور ہے اور عمل کرنا اور، اسی طرح ان حضرات سے جس طرح یہ ثابت کیا ہے کہ انہوں نے رفع یدین والی حدیث روایت کی اسی طرح یہ بھی ثابت کریں کہ انہوں نے اس پر عمل بھی کیا۔

اب اس حدیث کو حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی نقل فرما رہے ہیں، لیکن خود حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا عمل اس کے خلاف ہے۔ جیسا کہ حدیث پہلے گزر چکی ہے،

اب یہ ابراہیم نخعیؒ کی بات کرتے ہیں، ابراہیم نخعیؒ پتا ہے کون ہیں۔ یہ وہ ہے جو کہتا ہے ابو

ان علی بن ابی طالب کرم اللہ وجھہ کان یرفع یدیہ فی التکبیرۃ الاولیٰ التی یفتتح بھاالصلوۃ ثم لا یر فعھما فی شیء من الصلوۃ.

اب طالب الرحمٰن عمل اور روایت کو ایک کر کے دھوکہ دے رہا ہے، امام مالکؒ نے رفع یدین کی جو نفی کی وہ عمل کی کی ہے۔ کہ میں نے کسی کو اس پر عمل کرتے نہیں دیکھا۔

جیسے کوئی یہ کہے کہ میں نے کسی کو بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے نہیں دیکھا، تو کیا اس سے یہ لازم آئے گا کہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کی حدیث کسی نے نقل ہی نہیں کی۔ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کی حدیث نقل تو ہوئی ہے، لیکن اس پر عمل نہیں ہوا، نفی عمل کی ہے نہ کہ روایت کی۔ پھر جس طرح بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کی روایت ملنا اور اس پر عمل کا نہ ہونا، اس بات کی دلیل ہے کہ پہلے زمانہ میں بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی جاتی رہی، پھر منسوخ ہوگئی۔ اسی طرح رفع یدین کی روایات کا ہونا، لیکن اہل مدینہ کا اس پر عمل نہ کرنا، حتیٰ کہ امام مالکؒ اس کو پہچانتے ہی نہیں کہ تکبیر تحریمہ کے علاوہ بھی رفع یدین ہوتی ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ رفع یدین یدین منسوخ ہو چکی ہے۔

نیز طالب الرحمٰن نے یہ کہا ہے کہ اس کی روایات زیادہ ہیں حالانکہ عمل کا دارومدار کثرت روایات پر نہیں ہوتا اور نہ کثرت رواۃ پر ہوتا ہے۔ اگر ایسے ہے تو روزہ کی حالت میں بوسہ لینا آٹھ صحابہ سے مروی ہے چنانچہ امام ترمذیؒ باب باندھ کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت لا کر آگے فرماتے ہیں، وفی الباب عن عمر بن الخطاب وحفصۃ وابی سعید و ام سلمۃ و ابن عباس و انس وابی ھریرۃ (ترمذی ج ۱ ص ۱۵۴)

اور صلوۃ فی النعلین آٹھ صحابہ سے مروی ہے۔ امام ترمذی حضرت انس بن مالکؓ کی حدیث نقل کر کے فرماتے ہیں وفی الباب عن عبداللہ بن مسعود وعبداللہ بن ابی حبیبۃ

ہریرہ رضی اللہ عنہ غیر فقیہ تھے، وائل بن حجر رضی اللہ عنہ جاہل تھا، بدو تھا، اعرابی تھا، لا یعرف الاسلام ۔۔۔

وعبداللہ بن عمرو وعمر بن حریث وشداد بن اوس واوس ثقفی وابی ہر ۔۔۔

وعطا رجل من بنی شیبۃ۔ (ترمذی ص۹۱ ج۱) اسی طرح ایک کپڑے میں نماز پڑھنا ۔۔۔

حدیث

حضرت ابو ہریرۃؓ سے مسلم ص۱۹۸ ج۱، ابو داؤد ص۹۲ ج۱، نسائی ص۱۲۴ ج۱، ابن ما[جہ]

ص۷۳، طحاوی ص۱۸۵ ج۱، مسند احمد ص۲۳۰، ۲۳۹، ۲۶۵ ج۲، دارمی ص۱۶۵، دار[قطنی]

ص۱۰۵ ج۱،

اسی طرح حضرت جابرؓ سے مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۱۳ ج۱، مصنف عبدالرزا[ق]

ص۳۵۰ ج۱، مسند احمد ص۲۹۴ ج۳،

حضرت سلمہ بن اکوعؓ سے ابو داؤد ص۹۲ ج۱، نسائی ص۱۲۴ ج۱، مسند احمد ص۵۴ ج۴،

مستدرک حاکم ص۲۵۰ ج۱،

حضرت انسؓ سے نسائی ص۱۲۸ ج۱، طحاوی، ص۱۸۶ ج۱، مصنف ابن ابی شیبہ

ص۳۱۲ ج۱، مصنف عبدالرزاق ص۳۵۰ ج۱،

حضرت ابو سعیدؓ سے ابن ماجہ ص۷۳، طحاوی ص۱۸۶ ج۱، بیہقی ص۲۳۸ ج۲، مسلم

ص۱۹۸ ج۱، ابن ابی شیبہ ص۳۱۱ ج۱،

حضرت کیسانؓ سے مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۱۳ ج۱، مسند احمد ص۴۱۸ ج۱،

حضرت ابن عباسؓ سے ابن ابی شیبہ ص۳۱۱ ج۱، عبدالرزاق ص۳۵۰ ج۱، مسند احمد

ص۲۵۶، ۳۰۳، ج۱،

حضرت عائشہؓ سے ابو داؤد ص۹۲ ج۱، مسند ابی عوانہ ص۶۰ ج۲،

حضرت ام ھانیؓ سے ابن ابی شیبہ ص۳۱۲ ج۱، مسند احمد ص۳۴۶ ج۶، مسند حمیدی

ا ما نتے نہیں تھا۔ وائل بن حجرؓ اتنا عظیم صحابی۔ اس کے بارے میں ابراہیم نخعیؒ نے یہ بات کی
۔۔ اگر آپ نہیں مانتے تو میں حوالہ دکھانے کے لئے تیار ہوں۔ جو آدمی صحابی کو کہے کہ یہ بدو
سا (۱) اعرابی تھا اس کو اسلام کا پتا ہی نہیں تھا کیا اس کی بات ہم مان لیں؟۔

ایک حدیث نبی کی دکھاؤ تم ابراہیم نخعی کو لے آئے ہو۔

ص ۱۵۸ ج ۱۔

حضرت عمار بن یاسرؓ سے طحاوی ص ۱۸۶ ج ۱، ابن ابی شیبہ ص ۳۱۳ ج ۱،

حضرت طلق بن علیؓ سے ابن ابی شیبہ ص ۳۱۱ ج ۱، مسند احمد ص ۲۲ ج ۴، ابوداؤد ص ۹۲ ج ۱،
طحاوی ص ۱۸۵ ج ۱،

حضرت عبادہ بن صامتؓ سے عبدالرزاق ص ۳۵۹ ج ۱،

حضرت عمرو بن ابی سلمہؓ سے بخاری ص ۵۲ ج ۱، مسلم ص ۱۹۸، ج ۱، ابوداؤد ص ۹۲ ج ۱،
نسائی ص ۱۲۴ ج ۱، ابن ماجہ ص ۷۳۔

مزید تفصیل کے لئے دیکھئے کشف النقاب ص ۳۴۲ ج ۵۔

اب طالب الرحمٰن اور غیر مقلدین کو چاہئے کہ جوتیوں میں نماز پڑھا کریں ایک کپڑے میں نماز پڑھا کریں کبھی دو ایک کپڑا صرف جراب ہو، کبھی صرف ٹوپی، کبھی صرف بنیان، کبھی صرف قمیص۔ اس لئے کہ حدیث میں ثوب واحد کی تعیین نہیں۔ اسی طرح روزے کی حالت میں بیوی سے بوس وکنار بھی کیا کریں تا کہ اکثرت روات پر عمل بھی ہو جائے اور **لم تقولون ما لا تفعلون** کا مصداق بھی نہ بنیں۔

(۱)۔ امام ابراہیم نخعیؒ نے حضرت وائل بن حجرؓ کو بدو اور اعرابی جو کہا اس سے معاذ اللہ ان کی تنقیص مقصود نہیں، ایک جلیل القدر تابعی سے یہ کیسے متصور ہو سکتا ہے کہ وہ صحابی رسول ﷺ کی تنقیص کرے۔ بلکہ حضرت امام ابراہیم نخعیؒ کی مراد یہ ہے کہ حضرت وائل بن حجرؓ دیہات کے رہنے

والے تھے انہوں نے نبی اقدس ﷺ کی صحبت کو اس قدر نہیں پایا جس قدر دوسرے صحابہ
حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے پایا ہے تو تعارض روایات کے وقت اس کی روایت کو زیادہ ترجیح
جس نے آپ ﷺ کی خدمت میں کثرت سے رہا ہو۔اس لئے کہ جس صحابی کی نبی اقدس ﷺ
خدمت میں حاضری ہی دو مرتبہ ہو ممکن ہے کہ ان کے سامنے نبی اقدس ﷺ کا وہ عمل ہو جو پہلے
زمانے کا ہے۔آخری زمانے کا عمل اس کے سامنے نہ ہو۔جبکہ نبی اقدس ﷺ کی اس عمل کو لیا جائے
گا جو آخری زمانے کا ہوگا۔امام بخاریؒ نے بھی یہ بات فرمائی ہے۔(بخاری ص۹۶) اور ظاہر ہے
کہ آخری عمل اسی کے سامنے زیادہ ہوگا جسے کثرت صحبت حاصل ہو۔

افسوس ہے کہ غیر مقلد مناظر جلیل القدر تابعی پر اعتراض کرنے کے لئے اس کی عبارت کو
توبگاڑ رہا ہے لیکن اپنے گھر لگی ہوئی آگ نظر نہیں آتی کہ ان کے مولوی وحید الزمان نے پانچ صحابہ
کو فاسق لکھا ہے۔لکھتا ہے

قوله تعالىٰ ان جاء كم فاسق بنباء فتبينوا نزلت في وليد بن عقبة و كذالك
قوله تعالىٰ افمن كان مؤمنا كمن كان فاسقا و منه يعلم ان من الصحابة من هو فاسق
كالوليد و مثله يقال في حق معاوية و عمرو و مغيرة و سمرة و معنى كون الصحابة
عدولاً انهم صدقون في الرواية لا انهم معصومون۔ (نزل الابرار ص ۹٤ ج۳)

ترجمہ۔اللہ تعالیٰ کا قول،ان جاء کم فاسق بنباء فتبینو اولید بن عقبہ کے بارے میں
نازل ہوا ہے۔اسی طرح اللہ تعالیٰ کا قول افمن کان مؤ منا کمن کان فاسقا اور اس سے معلوم ہوا کہ
صحابہ میں سے بعض صحابہ فاسق تھے۔جیسے ولید اور اسی کی مثل کہا گیا ہے معاویہ اور عمرو اور مغیرہ اور
سمرہ کے بارے میں اور صحابہ کے عادل ہونے کا معنی یہ ہے کہ وہ روایت میں سچے ہیں نہ یہ کہ وہ
معصوم ہیں۔

معاذ اللہ پانچ صحابہ کو ایک ہی سانس میں فاسق کہہ دیا اور ان کے فسق کو دو آیتوں سے

خلاصہ مناظرہ

مولانا محمدامین صفدر صاحبؒ

آپ ایک حدیث صحیح پیش فرمائیں کہ آنحضرت ﷺ نے دوسری اور چوتھی رکعت کے شروع میں رفع یدین کرنے سے منع فرمایا ہو۔ کیونکہ آپ اس جگہ کبھی رفع یدین نہیں کرتے۔ طالب الرحمٰن کے پاس یہ حدیث نہ تھی اور نہ کبھی وہ قیامت تک پیش کرسکتا تھا اس لئے

ثابت کرنے کی ناکام کوشش کررہا ہے۔ لیکن طالب الرحمٰن کو اپنے گھر لگی ہوئی یہ آگ نظر نہیں آتی کہ وحید الزمان جس کے صحاح ستہ کے ترجمے یہ لوگ پڑھتے ہیں وہ صحابہ کو کیا کہہ رہا ہے۔ یہ وحید الزمان کو چھوڑ کر جلیل القدر تابعی امام ابراہیم نخعی کے کپڑے اتارنے پر تلا ہوا ہے۔

مولوی طالب الرحمٰن کا یہ اعتراض بھی بے جا ہے کہ امام ابراہیم نخعیؒ نے حضرت ابوہریرہ ؓ کو غیر فقیہ کہا ہے، اس کا جواب سمجھنے سے قبل یہ سمجھیں کہ یہاں فقیہ سے مراد مجتہد ہے۔ صحابہ ؓ میں چند صحابہ فقیہ تھے، باقی غیر مجتہد تھے۔ کل صحابہ جو مجتہد تھے ان کی کل تعداد ۱۵۱ ہے، ان میں سے سات کثیر الفتاویٰ تھے اور بیس متوسطین تھے اور باقی ۱۲۴ قلیل الفتاویٰ تھے۔ چنانچہ علامہ ابن قیم اعلام الموقعین میں اس کو اس تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔

المکثرون من الفتیا.

والذین حفظت عنهم الفتویٰ من اصحاب رسول اللہ ﷺ مائة ونیف وثلاثون نفساً، مابین رجل وامرأة، وکان المکثرون منهم سبعة عمر بن الخطاب، وعلی ابن ابی طالب، وعبداللہ ابن مسعود، وعائشه ام المؤمنین، وزید بن ثابت، وعبد اللہ ابن عباس، وعبد اللہ ابن عمر ؓ.

اس موضوع سے بھی فرار اختیار کرنے کے لئے شور مچانے لگا کہ

قال ابو محمد بن حزم. ویمکن ان یجمع من فتوی کل واحد منهم سفر ضخم.

قال وقد جمع ابو بکر محمد بن موسی بن یعقوب ابن امیر المؤمنین المامون فتیا عبدالله ابن عباس رضی الله عنهما فی عشرین کتاباً.

وابوبکر محمد المذکور احد أئمة الاسلام فی العلم والحدیث.

المطوسطون فی الفتیا.

قال ابو محمد.

والمطوسطون منهم فیما روی عنهم من الفتیا. ابو بکر الصدیق وام سلمه، وانس بن مالک، وابو سعید الخدری، وابو هریرة، وعثمان ابن عفان، وعبدالله بن عمرو بن العاص، وعبداللهبن زبیر، وابو موسی الاشعری، وسعد بن ابی وقاص، وسلمان الفارسی، وجابر بن عبدالله، ومعاذ بن جبل. فهو لاء ثلاثة عشر یمکن ان یجمع من فتیا کل واحد منهم جزء صغیراً جداً، ویضاف الیهم. طلحة وزبیر، وعبدالرحمن بن عوف، وعمران بن حصین، وابو بکرة، وعبادة بن الصامت، ومعاویة بن ابی

سفیان۔ؒ

المقلون من الفتیا.

الباقون منهم مقلون فی الفتیا،لا یروی عن الواحد منهم الا المسألة،والمسألتان،والزیادة الیسیرة علی ذالک،یمکن ان یجمع من فتیا جمیعهم جزء صغیر فقط بعد التقصی والبحث،وهم.ابو الدرداء،وابوالیسر،وابوسلمة المخزومی،وابوعبیدة بن الجراح،وسعید بن زید،والحسن والحسین ابنا علی،والنعمان ابن بشیر،وابو مسعود،وابی بن کعب،وابو ایوب،وابو طلحة،وابو ذر،وام عطیة،وصفیة ام المؤمنین،و حفصة وام حبیبة،و اسامة بن زید،وجعفر ابی طالب،والبراء بن عازب،وقرظة بن کعب،ونافع اخو ابی بکرة لامه،والمقداد بن الاسودؓوابو السنابل،والجارود،والعبدی،ولیلی بنت قائف،وابو مخذورة،وابو شریح الکعبی،وابو برزة الاسلمی،واسماء بنت ابی بکر،وام شریک،والخولاء بنت تویت،واسید بن الحضیر،والضحاک ابن قیس،وحبیب بن مسلمة،وعبدالله بن انیس،وحذیفة بن الیمان،وثمامة بن اثال،وعمار بن یاسر

یہ حدیث ہم سے نہ پوچھو"۔

وعمرو بن العاص،وابو الغادية السلمى،وام الدرداء الكبرى،والضحاك بن خليفة المأزنى،والحكم بن عمرو الغفارى،ووابصة ابن معبدالاسدى،وعبدالله بن جعفر البرمكى،وعوف بن مالك،وعدى بن حاتم،وعبدالله بن ابى اوفى،وعبدالله بن سلام،وعمرو بن عبسة،وعتاب ابن اسيد،وعثمان بن ابى العاص،وعبدالله بن سرجس،وعبداللهبن رواحة،وعقيل بن ابى طالب،وعائذ بن عمرو،وابو قتادة عبدالله بن معمر العدوى،وعمى بن سعلة،وعبداللهبن ابى بكر الصديق،وعبدالرحمن اخوه،وعاتكه بنت زيد بن عمرو،وعبدالله بن عوف الزهرى،وسعد بن معاذ،وسعد ابن عبادة،وابو منيب،وقيس بن سعد،وعبدالرحمن بن سعد،وعبدالرحمن بن سهل،وسمرة بن جندب،وسهل بن سعد الساعدى،وعمرو بن مقرن،وسويد بن مقرن،ومعاوية بن الحكم،وسهلة بنت سهيل،وابوحذيفة بن عتبة،وسلمة بن الاكوع،وزيد بن ارقم،وجرير بن عبداللهالبجلى،وجابر بن سلمة،وجويرية ام المؤمنين،وحسان بن ثابت،وحبيب بن عدى،وقدامة ابن مظعون،وعثمان بن مظعون،وميمونة ام المؤمنين،ومالك

مولانا محمدامین صفدر صاحبؒ۔

بن الحويرث،وابو امامة الباهلی،ومحمد بن مسلمة،وخباب بن الارت،وخالد بن الوليد،وضمرة بن الفيض،وطارق بن شهاب،وظهير بن رافع،ورافع بن خديج،وسيلة نساء العالمين فاطمة بنت رسول الله ﷺ،وفاطمة بنت قيس،وهشام بن حكيم بن حزام،وابوه حكيم بن حزام،وشرحبيل بن السمط،وام سلمة،ودحية بن خليفة الكلبی،وثابت بن قيس الشماس،وثوبان مولی رسول الله ﷺ،والمغيرة بن شعبة،وبريدة بن الخصيب الاسلمی،ورويفع بن ثابت،وابو حميد،وابو اسيد،وفضالة بن عبيد،وابو محمد روينا عنه وجوب الوتر،قلت ابو محمدهو مسعود بن اوس الانصاری،نجاری بدری،وزينب بنت ام سلمة،وعتبة بن مسعود،وبلال المؤذن،وعروة بن الحارث،وسياه بن روح او روح بن سياه،وابو سعيد بن المعلی،والعباس بن عبدالمطلب،وبشر بن ارطاة،وصهيب بن سنان،وام ايمن،وام يوسف،والغامدية،وماعد،وابو عبدالله البصری.رضی الله عنهم

اس کا ترجمہ کرتے ہوئے غیر مقلد عالم محمد جونا گڑھی لکھتے ہیں۔

آپ یہ حدیث تو دکھادیں پھر اس مناظرہ کے بعد یہیں پر آپ وتر اور عید ین (ا) ا

ان میں بعض وہ بھی تھے جنہوں نے اس میں بہت بڑا حصہ لیا اور بعضوں
بعضوں نے درمیانہ۔ جن کے فتاویٰ محفوظ ہیں ان کی تعداد ایک سو میں سے کچھ اوپر ہی او
میں سے بھی کثرت سے فتوے دینے والے سات بزرگ ہیں۔

عمر بن خطاب، وعلی ابن ابی طالب، وعبداللہ ابن مسعود، وام المؤمنین عائشہ،
ثابت، وعبداللہ ابن عباس، وعبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہم اجمعین۔

امام محمد بن حزم فرماتے ہیں۔

ان میں سے ایک ایک کے فتوے اگر الگ الگ جمع کئے جائیں تو ایک ایک بڑی
کتاب بن سکتی ہے۔ بلکہ امام ابوبکر محمد بن موسیٰ بن یعقوب بن امیر المؤمنین مأمون نے
حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کے فتاوے بیس کتابوں میں جمع کئے ہیں۔ اور امام ابوبکر کوئی
درجے کے آدمی نہیں تھے بلکہ آئمہ اسلام میں سے ایک ہیں علوم میں مسلمانوں کے پیشوا ہیں
علم حدیث میں رحمۃ اللہ علیہ۔

جو صحابہ فتوے دینے میں درمیانے ہیں ان کے نام امام محمد نے یہ بتائے ہیں۔

ابو بکر صدیق، ام سلمہ، انس بن مالک، ابو سعید خدری، ابو ہریرہ، وعثمان ابن
عفان، وعبداللہ بن عمرو بن عاص، وعبداللہ بن زبیر، وابو موسیٰ اشعری، وسعد بن ابی
وقاص، وسلمان فارسی، وجابر بن عبداللہ، ومعاذ بن جبل رضی اللہ عنہم اجمعین۔

ان بزرگوں میں سے بھی اگر ایک ایک کے فتوے الگ الگ جمع کئے جائیں تو ایک ایک
چھوٹی سی کتاب تیار ہوسکتی ہے۔ انہی کے ساتھ ان بزرگوں کے نام بھی بڑھائے جاسکتے ہیں۔

طلحہ، زبیر، عبدالرحمٰن بن عوف، عمران بن حصین، وابوبکرۃ، وعبادۃ بن صامت، ومعاویہ
بن ابی سفیان۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

اا ں ں رفع یدین کی منع کی حدیث دکھادیں گے، تو ہم اس سے بھی رک جائیں گے، اور اگر
ںں یادہ شوق ہے تو ابھی یہ دونوں حدیثیں سنادیں۔

باقی کے اور حضرات کے فتاویٰ بہت ہی کم ہیں۔ یہاں تک کہ ان میں سے بعض کے
ا م ف دو ایک مسائل میں ہی فتوے ہیں۔ یوں سمجھئے کہ اگر ان سب کے فتاویٰ جمع کئے جائیں تو
ان سے کوئی چھوٹی سی کتاب تیار ہو جائے اور وہ بھی پوری تلاش و تفتیش کے بعد۔ ان کے نام
ملا حظہ ہوں۔

ابو الدرداء، ابو الیسر، ابو سلمۃ مخزومی، ابو عبیدۃ بن جراح، سعید بن زید، حسن بن علی حسین
ابن علی نعمان بن بشیر، ابو مسعود، ابی بن کعب، ابو ایوب، ابو طلحہ، ابو ذر، ام عطیہ، ام المؤمنین
صفیہ، حفصہ، ام حبیبہ، اسامۃ بن زید، جعفر ابی طالب، البراء بن عازب، قرظۃ بن کعب، نافع
ابو بکرہ کے سوتیلے بھائی، المقداد بن اسود، ابو السنابل، جارود عبدی، لیلیٰ بنت قانف، ابو محذورۃ، ابو
شریح کعبی، ابو برزۃ اسلمی، اسماء بنت ابی بکر، ام شریک، خولاء بنت تویت، اسید بن حضیر، ضحاک
ابن قیس، حبیب بن مسلمۃ، عبداللہ بن انیس، حذیفۃ بن یمان، ثمامۃ بن اثال، عمار بن یاسر، عمرو
بن العاص، ابو الغادیۃ سلمی، وام درداء کبری، وضحاک بن خلیفۃ مازنی، حکم بن عمرو غفاری، ابصۃ
ابن معبد اسدی، عبداللہ بن جعفر برکی، عوف بن مالک، عدی بن حاتم، عبداللہ بن ابی اوفی، عبداللہ
بن سلام، عمرو بن عبسۃ، عتاب ابن اسید، عثمان بن ابی عاص، عبداللہ بن سرجس، عبداللہ بن
رواحۃ، عقیل بن ابی طالب، عائذ بن عمرو، ابو قتادۃ عبداللہ بن معمر عدوی، عمی بن سعد، عبداللہ بن ابی
بکر صدیق، ان کے بھائی عبدالرحمٰن، عاتکہ بنت زید بن عمرو، عبداللہ بن عوف زہری، سعد بن
معاذ، سعد بن عبادۃ، ابو منیب، قیس بن سعد، عبدالرحمٰن بن سعد، عبدالرحمٰن بن سہل، سمرۃ بن
جندب، سہل بن سعد ساعدی، عمرو بن مقرن، سوید بن مقرن، معاویۃ بن حکم، سہلۃ بنت
سہیل، ابو حذیفۃ بن عتبۃ، سلمۃ بن اکوع، زید بن ارقم، وجریر بن عبداللہ بجلی، جابر بن

مگر طالب الرحمٰن صاحب پر موت کا سا سکتہ طاری تھا نہ اسے دوسری اور چوتھی ...
کے شروع میں رفع یدین کے منع کی حدیث ملتی تھی اور نہ ہی وتر اور عیدین کی زائد تکبیرات ...
کی حدیث ملتی تھی۔

طالب الرحمن۔

دوسری اور چوتھی رکعت کے شروع میں رفع یدین کے نہ منع کی حدیث ہے، نہ ترک کی ...
اس لئے نہیں کرتے کہ اس جگہ رفع یدین ثابت ہی نہیں۔ آپ ہم سے منع یا ترک کی حدیث ...
مانگتے ہیں۔

مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ۔

یہی ہم کہتے ہیں کہ رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے اور تیسری رکعت کے شروع میں
ہمیشہ رفع یدین کرنا نہ آنحضرت ﷺ سے ثابت ہے نہ ہی دوام کسی خلیفہ راشد سے، نہ ہی عشرہ ...

سلمۃ، جویریۃ ام المؤمنین، حسان بن ثابت، حبیب بن عدی، قدامۃ ابن مظعون، عثمان بن
مظعون، میمونۃ ام المؤمنین، مالک بن حویرث، ابو امامۃ باہلی، محمد بن مسلمۃ، خباب بن ارت، خالد
بن ولید، وضمرۃ بن فیض، طارق بن شہاب، ظہیر بن رافع، ورافع بن خدیج، سیدۃ نساء العالمین
فاطمۃ بنت رسول اللہ ﷺ، فاطمۃ بنت قیس، ہشام بن حکیم بن حزام، اور ان کے والد حکیم بن
حزام، شرحبیل بن سمط، ام سلمۃ، دحیۃ بن خلیفۃ کلبی، ثابت بن قیس شماس، ثوبان مولی رسول اللہ
ﷺ، مغیرۃ بن شعبۃ، بریدۃ بن حصیب اسلمی، رویفع بن ثابت، ابو حمید، ابو اسید، فضالۃ بن
عبید، ابو محمد جن سے وتر کے وجوب کی روایت ہے۔ ان کا نام مسعود بن اوس انصاری ہے بخاری
ہیں بدری ہیں، زینب بنت ام سلمہ، عتبۃ بن مسعود، بلال مؤذن، عروۃ بن حارث، سباہ بن روح یا
روح بن سباہ، ابو سعید معلی، عباس بن عبد المطلب، بشر بن ارطاۃ، صہیب بن سنان، ام ایمن، ام
یوسف، غامدیۃ، ماعز، ابو عبد اللہ بصری رضی اللہ عنہم اجمعین۔

... ے، نہ اکابر صحابہ ﷺ میں سے کسی اور سے۔ آپ بھی اس دوام کا ثبوت دیں آپ کو منع یا ... لی حدیث کا مطالبہ کرنے کا کیا حق ہے۔

طالب الرحمن۔

ہم ان تین جگہوں پر رفع یدین کرنے کو سنت مؤکدہ کہتے ہیں اس کے بغیر نماز خلاف ... ان ہے۔

مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ۔

یہ سنت مؤکدہ کا حکم ہی کسی حدیث سے دکھا دیں۔ آپ یہ بھی قیامت تک کسی حدیث سے نہ دکھا سکیں گے۔

طالب الرحمن۔

حدیث میں تو سنت مؤکدہ کیا مستحب ہونے کا حکم بھی نہیں، لیکن آپ بھی تو پہلی تکبیر کے وقت رفع یدین کو سنت کہتے ہیں وہ کس حدیث میں ہے۔

مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ۔

ہم تو قرآن حدیث کے ساتھ اجماع امت کو بھی دلیل مانتے ہیں۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ اس رفع یدین کا ثبوت احادیث متواترہ قدر مشترک سے ہے، اور اس کے سنت ہونے پر آئمہ مجتہدین کا اجماع ہے۔ آپ بھی اعلان کریں کہ آج تک ہم جھوٹ بولتے رہے ہیں کہ ہم صرف قرآن حدیث کو مانتے ہیں، آج ہم اعلان کرتے ہیں کہ ہم قرآن حدیث کے علاوہ اجماع کو بھی مانتے ہیں اور رکوع وغیرہ کی رفع یدین کا سنت مؤکدہ ہونا نہ قرآن سے ثابت ہے، اور نہ حدیث سے صرف آئمہ مجتہدین کے اجماع سے ثابت ہے اور وہی دکھا دیں۔

طالب الرحمن۔

یہ سنت مؤکدہ کا حکم نہ قرآن میں ہے، نہ حدیث میں، نہ ہی اس پر آئمہ مجتہدین کا اجماع

ہے۔ لیکن رسول اکرم ﷺ رفع یدین کرتے تھے اور آپ کا ہر کام سنت مؤکدہ ہی ہوتا ہے۔

مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ۔

یہ تو آپ قرآن یا حدیث میں دکھادیں کہ آپ ﷺ کا ہر کام سنت مؤکدہ ہی ہوتا

نام اہل حدیث بات ایک بھی حدیث میں نہیں۔

برعکس نہند نام زنگی کافور

یا حدیث پیش کریں یا نام اہل حدیث کو بدنام نہ کریں۔

اگر آپ ﷺ کا ہر کام سنت مؤکدہ ہی ہوتا ہے، تو آپ ﷺ اپنی نواسی کو اٹھا کر نماز پڑھا

کرتے تھے (بخاری ص ۷۴ ج ۱)۔

آپ ﷺ اپنی حائضہ بیوی کی گود میں تکیہ لگا کر قرآن پڑھا کرتے تھے (بخاری

ص ۴۴ ج ۱)

آپ ﷺ اپنی حائضہ بیوی سے مباشرت فرمایا کرتے تھے (بخاری ص ۴۴ ج ۱)

آپ ﷺ حالت جنابت میں سو جایا کرتے تھے (بخاری ۴۲ ج ۱)

آپ ﷺ روزہ کی حالت میں اپنی بیوی سے بوس وکنار اور مباشرت فرمایا کرتے تھے

(بخاری ص ۲۵۸ ج ۱)

کیا یہ سب آپ ﷺ کے کام سنت مؤکدہ ہی ہیں۔

کیا ان کاموں کو نہ کرنے والا اہل سنت سے خارج ہے۔ آپ جو ان کاموں کو سنت

مؤکدہ نہیں کہتے کیا ان کاموں کے منع یا ترک کی احادیث آپ کو مل گئی ہیں۔

طالب الرحمن۔

نہ یہ کام سنت مؤکدہ ہیں اور نہ ہی ان کا تارک اہل سنت سے خارج ہے نہ ہی یہ منع ہیں۔

جائز تو ہیں چونکہ آنحضرت ﷺ یہ کام کبھی کبھار کیا کرتے تھے ہمیشہ نہیں کرتے تھے، اس لئے یہ

سنت مؤکدہ نہیں۔ چلئے آپ رفع یدین کا اتنا ثبوت تو مان ہی گئے کہ جس طرح

... نے ایک دفعہ تو اسی کو اٹھا کر نماز پڑھی تھی آپ نے ایک دفعہ تو زندگی میں رفع ... ای تھی۔

...ولانا محمد امین صفدر صاحبؒ۔

ماشاء اللہ اب تک تو آپ کہہ رہے تھے کہ آپ نے ایک نماز بھی ساری زندگی میں بغیر ... ین کے نہیں پڑھی، اور اب فرمار ہے ہیں کہ ساری زندگی میں ایک ہی نماز رفع یدین کے ... پڑھی ہے۔ تو اب سنت کیسے ہوئی۔ عوام کو دھوکہ نہ دیں بات کو سمجھنے دیں، حدیث کی کتابوں ... حدیث کی مختلف اقسام ہوتی ہیں

مثلاً۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ وضو میں کلی فرماتے تھے۔ یہ عمل ... ﷺ سے شروع ہو کر پوری امت میں پھیل گیا، جہاں بھی مسلمان وضو کرتے ہیں وہ کلی ... تے ہیں، اس کو سنت سمجھتے ہیں، اور اس کے چھوڑنے کو ترک سنت سمجھتے ہیں۔

تکبیر تحریمہ کی رفع یدین کی بالکل یہی حیثیت ہے وہ آپ ﷺ سے شروع ہوئی اور تواتر ... ساتھ امت میں پھیل گئی۔ سب مسلمان اس کو سنت سمجھ کر کرتے ہیں۔ اور اس بات کے ... نے کو ترک سنت سمجھتے ہیں۔ آپ نے کسی حدیث کی کتاب میں ایسا جملہ نہیں پڑھا ہوگا کہ کسی ... نے یہ کہا ہو کہ میں نے کبھی کسی کو وضو میں کلی کرتے نہیں دیکھا، یا کسی علاقے کے مسلمان ... تحریمہ کے وقت رفع یدین نہیں کرتے۔

اس کے برعکس حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ وضو کے بعد بیوی سے بوس وکنار فرمایا ... تے تھے، لیکن آپ کسی مسلمان کا نام نہیں پیش کر سکتے کہ وہ وضو میں کلی کی طرح وضو کے بعد ... لینے کو بھی وضو کی سنتوں میں سمجھتا ہو۔ اور وضو کے بعد بوسہ نہ لینے والے کو سنت کا تارک جان ... اس کو چیلنج بازی کرتا ہو کہ اس کا وضو نہیں ہوا۔ یہ وضو باطل ہے۔ یا اس کا ترجمہ یوں کرتا ہو کہ ... حضرت ﷺ نے ساری زندگی میں ایک بھی وضو ایسا نہیں کیا جس کے بعد بوسہ نہ لیا ہو۔ اور ... چیلنج کرتا ہو کہ آپ ایک صحیح، صریح، مرفوع، غیر مجروح حدیث ایسی پیش کر دیں کہ آنحضرت

ﷺ نے وضو فرمایا اور بیوی کے موجود ہوتے ہوئے بیوی کا بوسہ لئے بغیر نماز پڑھ لی ہو

پچاس ہزار روپیہ انعام دیتے ہیں۔

اور مثال سنیں اور توجہ فرمائیں حدیث پاک میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نماز کے

سجدہ میں ذکر پڑھتے تھے یہ عمل پوری امت میں متواتر ہے، اور حدیث میں آتا

آپ ﷺ اپنی نواسی کو اٹھا کر نماز پڑھتے تھے، لیکن امت کا متواتر عمل یہی ہے کہ وہ نماز اسے

اٹھائے بغیر پڑھتے ہیں۔ آپ یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ فلاں شہر کے لوگ رکوع سجدہ میں ذکر کو

کجا جانتے بھی نہیں، لیکن آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ میں جانتا بھی نہیں کہ اس شہر میں کوئی آدمی اپنی

نواسی کو اٹھا کر نماز پڑھتا ہو۔

اور عام امت کو تارک سنت اور بے نماز کہتا ہو اور چیلنج دیتا ہو کہ کوئی شخص صریح حدیث

سے ثابت کردے کہ آنحضرت ﷺ نے ساری زندگی میں ایک نماز بھی نواسی کو اٹھائے بغیر پڑھی

ہو تو میں پچاس ہزار روپے انعام دوں گا۔

امام مالکؒ مدینہ منورہ میں ہوئے پیدائش ۹۳ھ اور وفات ۱۷۹ھ یہ شہر وہ شہر ہے جہاں

پوری اسلامی دنیا سے لوگ روضہ پاک کی زیارت کے لئے حاضری دیتے ہیں، اور یہ زمانہ خیر

القرون کا ہے، تابعین بکثرت موجود ہیں۔ تبع تابعین ہزاروں کی تعداد میں ہیں۔ امام مالک یہ

کہیں نہیں فرماتے کہ میں کسی ایسے شخص کو نہیں پہچانتا جو وضو میں کلی کرتا ہو، یہ تو نہیں فرماتے کہ

کسی ایسے شخص کو نہیں پہچانتا جو رکوع سجدہ میں تسبیح نہ پڑھتا ہو، مگر یہ فرماتے ہیں کہ میں ایسے شخص کو

نہیں پہچانتا جو نماز میں پہلی تکبیر کے بعد رفع یدین کرتا ہو (المدونۃ الکبریٰ ص ۷۱ ج ۱)

یہ مکہ مکرمہ ہے، صحابہ اور تابعین کا دور ہے۔ مکہ کا رہنے والا شخص میمون مکی ایک شخص کو رفع

یدین کرتے دیکھتا ہے اور کہتا ہے لم ار احد یصلیھا (ابوداؤد) ایسی رفع یدین والی نماز

پڑھتے تو میں نے پہلے کبھی کسی کو نہیں دیکھا۔ یہی مکہ شریف ہے، تابعین اور تبع تابعین کا زمانہ

ہے۔ یمن سے ایک شخص عبداللہ بن طاؤس حج کرنے کے لئے آتا ہے اور رفع یدین کرتا ہے اس

نضر بن کثیر سعدی فرماتے ہیں فانکرت ذالک کہ میں مکہ میں ایسی نماز کو پہچانتا بھی نہیں۔ جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عذاب کے فرشتوں کو دیکھ کر فرمایا تھا، قوم منکرون کہ میں ان لوگوں کو جانتا پہچانتا نہیں۔

امام وہب بن خالد اس کو فرماتے ہیں تو نے نماز میں ایسا کام کیا ہے کہ میں نے کبھی کسی کو کرتے نہیں دیکھا (نسائی)۔

دوپہر کے سورج کی طرح یہ بات ثابت ہوئی کہ خیر القرون میں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں جو نماز تواتر کے ساتھ پڑھی جاتی تھی وہ نماز بغیر رفع یدین کے تھی۔ رفع یدین والی نماز کو وہ لوگ جانتے بھی نہ تھے، یقینا خیر القرون کے لوگوں میں سنت کی محبت ہم سے زیادہ تھی۔ مگر کسی نے امام مالکؒ یا میمون مکیؒ یا نضر بن کثیر السعدیؒ نہ وہیب بن خالدؒ کو یہ چیلنج نہ دیا تھا کہ تمام مکہ اور مدینہ والوں کی نمازیں باطل ہیں۔ معاذ اللہ یہ مرتدوں والی نمازیں ہیں۔

جو شخص یہ ثابت کر دے کہ آنحضرت ﷺ نے زندگی میں ایک نماز بھی بغیر رفع یدین کے پڑھی ہو ہم تین لاکھ روپیہ انعام دیں گے۔ اور اس زمانے میں اگر کوئی غیر مقلد ہوتا تو امام مالکؒ سے تو ضرور کہتا کہ آپ نے رفع یدین کی حدیث موطا میں لکھی ہے، اے امام مالکؒ اور اے مدینہ کے رہنے والو سارے مل کر رفع یدین کے منسوخ ہونے کی حدیث دکھا دو تو پانچ لاکھ روپیہ انعام لے لو۔

کیا کوئی ایسی شرارت اور فتنہ پردازی کا ایک حوالہ بھی خیر القرون میں دکھا سکتے ہیں؟۔

طالب الرحمٰن صاحب آپ یہ تو ثابت نہیں کر سکے کہ آنحضرت ﷺ یا خلفائے راشدین یا عشرہ مبشرہ میں سے کسی نے ہمیشہ رفع یدین کی ہو یا یہ فرمایا ہو کہ اس رفع یدین کے نہ کرنے والوں کی نماز باطل ہے۔ تو اب صحاح ستہ میں سے کسی کتاب سے یہی دکھا دو کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے تمام صحابہ، تابعین اور تبع تابعین ہمیشہ رفع یدین کرتے تھے اور نہ کرنے والے کی نماز کو باطل کہتے تھے۔

طالب الرحمٰن صاحب اور واجد صاحب یہ تو آپ بھی مانتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ بیوی سے حالت حیض میں مباشرت فرمایا کرتے تھے۔

کان یباشرنی وانا حائض (بخاری

ص ۴۴ ج ۱، مسلم ص ۱۴۱ ج ۱)

مگر آپ اور آپ کی جماعت حیض میں مباشرت کرنے کو سنت مؤکدہ نہیں سمجھتی۔ اور اگر کوئی حیض میں مباشرت نہ کرے تو اس کو مرتد نہیں کہتی۔ اس کے خلاف کوئی اشتہار یا کوئی نعرے بازی نہیں کرتی، کیا آپ اس متفق علیہ حدیث کے مقابلے میں کوئی ایک ہی متفق علیہ حدیث پیش کر سکتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے آخری عمر میں حالت حیض میں مباشرت منع فرمادی تھی یا ترک فرمادی تھی، یا آپ متفق علیہ حدیث سے صراحۃً دکھا سکتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے پوری زندگی میں صرف ایک دن حائضہ بیوی سے مباشرت ترک فرمائی ہو۔

صرف ایک اور صرف ایک متفق علیہ حدیث لاؤ۔ طالب الرحمٰن صاحب اور واجد صاحب یہ تو آپ مانتے ہیں کہ متفق علیہ حدیث سے ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ اور آپ کی ازواج مطہرات بھی روزہ سے ہوتے تھے اور آپ ﷺ ازواج مطہرات سے مباشرت فرمایا کرتے تھے۔ مگر آپ یہ نہیں کہتے کہ اس متفق علیہ حدیث کو سننے کے بعد بھی اگر کوئی شخص روزہ میں مباشرت کو سنت مؤکدہ نہ سمجھے اور ایک روزہ بھی بغیر مباشرت کے رکھے تو اس کا وہ روزہ باطل ہے، وہ آدمی مرتد ہے۔ تو کیا آپ اس متفق علیہ حدیث کے مقابلے میں ایک متفق علیہ حدیث پیش کر سکتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ساری زندگی میں ایک روزہ بھی ایسا رکھا ہو جس میں بیوی سے مباشرت نہ کی ہو۔

طالب الرحمٰن نے پورے مناظرہ میں ان میں سے کوئی ایک مطالبہ بھی پورا نہ کیا۔ اور ثالث صاحب نے بھی ان کو مطالبہ پورا کرنے پر مجبور نہ کیا۔ کیونکہ جب سامعین میں سے کوئی ساتھی طالب الرحمٰن کو کہتا کہ یہ مطالبہ پورا کرو اس کے ساتھی شور مچانا شروع کر دیتے کہ اس کو باہر

ٹالو۔ یہ کہوں طالب الرحمٰن صاحب سے حدیث کا مطالبہ کر رہا ہے۔ جس سے ثالث صاحب اور سامعین کو یقین ہو جاتا کہ نہ صرف غیر مقلد مناظر بلکہ اس کے ساتھیوں کو بھی پورا یقین ہے کہ طالب الرحمٰن صاحب یہ حدیثیں پیش نہیں کر سکتے۔ اس لئے شور کر کے جان چھڑاتے ہیں۔ اب بھی طالب الرحمٰن صاحب میں ہمت ہے تو وہ حدیثیں شائع کر کے قرض اتاریں۔

طالب الرحمن۔

بس تم ایک حدیث پیش کرو کہ رسول اقدس ﷺ نے ایک نماز بھی بغیر رفع یدین کے پڑھی ہو۔

مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ۔

میں نے کہا کہ تم دوام رفع یدین حدیث سے ثابت نہیں کر سکتے ہاں میں ترک رفع یدین احادیث صحیحہ اور امت کے عملی تواتر سے ثابت کرتا ہوں۔

(چنانچہ مولانا محمد امین صفدر نے ایک حدیث مسند حمیدی ص ۲۷۷ ج ۲ سے ایک ابوعوانہ ص ۹۰ ج ۲ سے پیش کی کہ آنحضرت ﷺ رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

اور موطا امام محمدؒ سے ثابت کیا کہ رفع یدین کے مرکزی راوی حضرت عبداللہ بن عمرؓ خود نماز میں تکبیر تحریمہ کے بعد رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ نہ ہی حضرت علیؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ نماز میں پہلی تکبیر کے بعد رفع یدین کرتے تھے۔

اور امام ابراہیم نخعیؒ نے فرمایا کہ میں نے (صحابہ و تابعین) میں سے کسی کو نہ رفع یدین کرتے دیکھا اور نہ سنا، جس سے صاف ثابت ہوا کہ خیر القرون کی متواتر نماز جو صحابہ و تابعین میں رائج تھی وہ بغیر رفع یدین والی تھی۔

طالب الرحمٰن صاحب نے موطا امام محمد کی روایت پر تو بے دلیل جرح کی حالانکہ جن روایات کی تائید عملی تواتر سے ان کی سندوں پر جرح کرنا اصول حدیث میں جائز ہی نہیں، پھر جرح

جب تک مفسر نہ ہو قابل قبول ہی نہیں، ویسے ہی کوئی بادلیل عدالت میں لے آئے کہ جھوٹا ہے تو عدالت کب مانے گی، جب تک اس کا جھوٹا ہونا عدالت میں ثابت نہ کردے۔

طالب الرحمٰن صاحب کی بڑی جرأت تھی کہ جو راوی تابعی یا تبع تابعی تھے جن سے امام محمدؒ اور امام ابوحنیفہؒ جیسے مجتہدین نے استدلال کیا، جو ضعیف راویوں سے استدلال ہی نہیں کرتے۔ جن راویوں کی روایات کو عملی تواتر کی تائید حاصل تھی۔ ان پر بغیر سبب جرح بیان کئے بے دلیل ان کو ضعیف کہا ہے۔

متواترات کا انکار تو کھلے منکر حدیث بھی نہ کرتے تھے، مگر طالب الرحمٰن صاحب اور ان کے ساتھی اس کھلے انکار حدیث پر فخر کر رہے تھے۔

اب بھی طالب الرحمٰن ہمت کرے قرآن اور حدیث سے تو وہ یہ اصول پیش نہیں کر سکتا کم از کم اجماع امت سے ہی کوئی ایسا اصول دکھادے کہ جن روایات کو تواتر عملی کی تائید حاصل ہو ان کی سندوں پر جرح جائز ہے اور جن راویوں سے مجتہدین نے استدلال کیا ہو ان پر بعد والے مجتہدین کی بے دلیل جرح مؤثر ہے۔

تابعین اور تبع تابعین جن کی روایات تابعی اور تبع تابعی فقہاء نے قبول کیا ہو بعد کے لوگ ان پر بے دلیل غیر مفسر جرح کریں تو ان کی روایات مردود قرار پاتی ہیں، جب تک ان اصولوں کو طالب الرحمٰن صاحب قرآن یا حدیث یا اجماع سے ثابت نہ کردے اس کا اس جرأت سے انکار حدیث بہت بڑا گناہ ہے۔

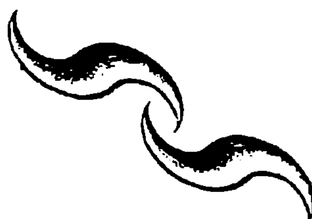
اور مسند حمیدی والی حدیث کے انکار کا یہ بہانہ بنایا کہ اس حدیث میں حنفیوں نے رفع یدین نہ کرنے کے الفاظ (فلا یرفع یدیه) خود شامل کر لئے ہیں تحریف کردی ہے۔

حالانکہ یہ کتاب کئی سالوں سے چھپ کر مکہ مدینہ دنیا کے ہر ملک میں فروخت ہو رہی ہے، اس کا قلمی نسخہ خود پاکستان میں کندیاں شریف میں موجود ہے اس میں یہی الفاظ موجود ہیں۔ مگر ضد بری بلا ہے، غیر مقلدوں کو یہی دکھ ہے کہ جب ہم دوام رفع یدین حدیث سے ثابت

... تو ترک رفع یدین کی حدیث کیوں ثابت ہو رہی ہے۔

اور ابوعوانہ کی حدیث کا ترجمہ غلط کیا، ہم نے غتر بود کرنا محاورہ تو پڑھا تھا لیکن نبی پاک ... کی حدیث کو غتر بود کرنا آج طالب الرحمٰن سے دیکھا۔

طالب الرحمٰن صاحب کہتے تھے کہ اس حدیث میں رکوع کے وقت رفع یدین کرنے کا ... ہے اور امین صاحب کہتے تھے کہ اس میں رفع یدین نہ کرنے کا ذکر ہے۔ آخر ثالث ... نے کہا کہ اب مناظرہ یہیں ختم کر دو میں اس حدیث کا ترجمہ کسی پروفیسر سے کرواؤں گا، ... کسی دوسرے شہر سے جہاں اس مناظرے کا پتا بھی نہ ہو پھر فیصلہ لکھوں گا۔



منصف کا فیصلہ

اس مناظرے کے دونوں اطراف (اہل حدیث اور اہل سنت والجماعت) کے متفقہ منصف جناب رانا محمد اسلم صاحب (پروفیسر) عبدالواحد ندیم صاحب رحمانی اورینٹل کالج اوکاڑہ کالونی ملتان کے ترجمہ کی روشنی میں یہ فیصلہ صادر کرتا ہے، کہ مذکورہ حدیث کا ترجمہ جو اہل سنت والجماعت کے عالم مولانا محمد امین صفدر صاحب نے کیا تھا وہ درست ہے اور جو ترجمہ اہل حدیث کے مولانا طالب الرحمٰن نے کیا تھا وہ قطعاً غلط ہے۔

اور میں یہ فیصلہ صادر کرتا ہوں کہ اہل حدیث کی طرف سے جو قبل از مناظرہ گاؤں میں کہا جاتا تھا کہ اہل سنت والوں کی نماز چونکہ رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کے بغیر ہے یہ غلط، خلاف سنت اور مرتدوں والی نماز ہے یہ غلط ثابت ہوا، بلکہ اہل سنت والجماعت والوں کی نماز سنت کے مطابق ہے۔

دستخط متفقہ منصف

رانا محمد اسلم صاحب

دستخط معاون مناظرہ

چوہدری عبدالوحید صاحب